رشحاتِ قلم: شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

حرمین الشریفین میں میری پہلی حاضری

پینتالیس سال قبل سفرحج کے احوال ومشاہدات لکھے گئے خطوط کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے آج سے پینتالیس سال قبل ۱۹۶۳ء کے اواخر میں جون ۱۹۶۴ء تک حرمین شریفین حاضری اور قیام کا موقع عطا فرمایا اس سفر کی کچھ یادداشتیں نوٹ کرتا رہا مگر امتدادِ وقت کے وجہ سے وہ اس وقت نہیں مل پا رہے مگر اس سفر میں اپنے والد ماجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ' محبین گرامی ڈاکٹر مولانا شیر علی شاہ صاحب' ناظم دارالعلوم مولانا سلطان محمودؒ ' مولانا قاضی انوار الدین' برادرم مولانا انوار الحق کو خطوط لکھتا رہا جو خوش قسمتی سے محفوظ رہے ان خطوط کے ذریعہ اس وقت کے سفرحج کی مشکلات وسائل کی کمی' سہولتوں کے فقدان مگر برکات وانوار اور اثرات کی فراوانی پر روشنی پڑتی ہے جی چاہتا ہے کہ زندگی کے اس زرین عہد کو ان خطوط کے ذریعہ محفوظ کرایا جائے' آخر میں حضرت اقدس والد ماجدؒ کے حرمین میں آئے ہوئے ایمان آفرین خطوط بھی دیئے جار ہے ہیں جو اپنے ایک ناچیز بیٹے کی تربیت کے انداز' عجز وانکسار اور عظیم اخلاقی اقدار کو بھی نمایاں کرر ہے ہیں کہ ایک عظیم باپ اپنی اولاد کے ساتھ شفقت محبت کا اظہار کس انداز میں کررہا ہے' بے تکلفی' سادگی' معاملات کی صفائی حقوق کی ادائیگی کی غیر معمولی ترغیب اور انابت الی اللہ عبدیت کاملہ وارفتگی اور عشق رسول کی والہیت ان کے ہر ہر سطر میں جھلکتی نظر آتی ہے۔ خدا کرے اس سفرحج کے تفصیلی نوٹس بھی دستیاب ہوکر نذر قارئین کرنے کا موقع ملے...... (سمیع الحق)

(۱)

۲ر جنوری ۱۹۶۴ء

حضرت قبلہ وکعبہ دارین والد صاحب دامت برکاتہم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میں بحمد اللہ عزوجل آپ سے رخصت ہوکر ابھی تھوڑی دیر قبل ساڑھے چھ بجے بخیر وعافیت کراچی پہنچا۔

اکوڑہ سے کراچی: جہلم کے قریب سوہاوہ میں ریل کے ایک پھاٹک پر ایک بس پھنس گئی تھی جس کو ہٹانے پر ۵ گھنٹے لگے جس کی وجہ سے گاڑی ۵ گھنٹے کھڑی رہی اور لیٹ کی وجہ سے جگہ جگہ احباب کو انتظار کی تکلیف اٹھانی پڑی۔ بحمد اللہ راستہ میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہوئی۔ اور لاہور سے آگے سونے کے لئے جگہ بھی ملی صبح ۷ بجے بہاولپور میں انوار الحق (۱)

(۱) برادر عزیز مولانا انوار الحق اور یہ حضرات بہاولپور میں اس وقت کے حکمرانوں کے ماڈل مدرسہ کے شوق میں قائم شدہ اسلامی یونیورسٹی میں پڑھنے گئے تھے اور وجہ کشش علامہ شمس الحق افغانیؒ سے استفادہ بنا تھا۔

قاضی فضل منان مولانا مظفر شاہ سے ملاقات ہوئی وہ بھی ساتھ خان پور تک آئے کراچی کے اسٹیشن پر قاری سعید الرحمٰن کے بھائی (۱) دیگر احباب اور اکوڑہ کے حافظ عبدالدیان وغیرہ موجود تھے وہاں سے کار کے ذریعہ نیوٹاؤن آئے ابھی مولانا بنوری صاحب (۲) سے ملاقات نہیں کی۔ صبح نماز میں ملیں گے۔ ان کو ہمارے آنے کی اطلاع ہو چکی تھی بحمد اللہ گھر سے بھی زیادہ آرام ہے کل پھر مفصل احوال لکھوں گا انشاء اللہ مولانا بنوری صاحب کی توجہ اور حضرت اقدس کے مبارک دعوات سے بہت ہی جلد کام مکمل ہو کر منزل مقصود روانہ ہو سکیں گے امید ہے حضرت اقدس کی دعائیں ہر دم شامل حال رہیں گی۔ والدہ ماجدہ اور سب گھر والوں کو تسلی رکھنی چاہئے اور مطمئن رہیں انوارالحق بھی بالکل ٹھیک اور بعافیت تھے اس وقت رات کو ڈاک نکل رہی ہے بعجلت اس کارڈ سے اطلاع دے رہا ہوں تمام احباب و متعلقین ناظمین اراکین برادران اساتذہ طلبہ اور سب حضرات کو سلام مسنون و درخواست دعاء۔ مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن کراچی نمبر ۵ کے پتہ پر احوال سے مطلع فرماتے رہیں۔ والسلام۔ قاری سعید الرحمٰن (۳) اور سب احباب سلام کہتے ہیں۔

سمیع الحق غفرلہ (حال وارد کراچی نمبر ۵ مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن کراچی) آٹھ بجے شب یوم الخمیس

(۲)

کراچی میں سفری مشکلات طویل تگ و دو

۹ جنوری بروز جمعرات ۶۴ء

سیدی و مطاعی فی الدارین زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے مزاج گرامی بالخیر ہونگے۔ گرامی نامہ باعث صد اطمینان و سکون قلب بنا احوال خیریت و عافیت سے بے حد اطمینان اور تسلی ہوئی مدرسہ تعلیم القرآن (۴) کے سنگ بنیاد رکھنے سے بھی انتہائی خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ حضرت والا کے وجود مسعود کو تا دیر صحیح و سالم رکھے تا کہ علوم نبویہ کا یہ حصار آپکے حیات میں عروج کمال تک پہنچے۔ سفر حج کے سلسلہ میں بعض کام ہو چکے ہیں اور اکثر ہنوز باقی ہیں ویزا کے سلسلہ میں مولانا بنوری صاحب (۵) نے خود سفیر سے ملاقات کی انہوں نے خود وعدہ کیا پھر جب دوسرے دن ہم سفارتخانہ گئے تو سفیر کو پہنچنا ممکن نہ ہو سکا اور ماتحت عملہ کے کام کی رفتار بہت سست ہے انہوں نے عام پاسپورٹوں کے ساتھ ہمارے پاسپورٹ ویزا فارم اور تین سو روپے کے ڈیپازٹ کی رسید لے کر ۱۴ تاریخ کو آنے کا کہا اور ادھر

---

(۱) حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن مرحوم مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن۔ (۲) حضرت اقدس مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ

(۳) رفیق مکرم جو اس سفر کے ساتھی تھے (۴) دارالعلوم کا شعبہ تعلیم القرآن (سکول) جس کی بنیاد شیخ الاسلام مولانا حسین احمدؒ نے رکھی تھی اور گاؤں کے ایک مختصر اور کچی عمارت میں چلی آرہی تھی اور اب اسے دارالعلوم حقانیہ کے موجودہ عمارت میں منتقل کیا جارہا تھا' حقانیہ ہائی سکول کی موجود عمارت کی تاسیس کا ذکر ہے (۵) حضرت بنوری ویزہ' ٹکٹ' کرنسی وغیرہ سارے مراحل میں خود جا جا کر زحمت فرماتے رہے' اللہ تعالیٰ ہی ان شفقتوں کا صلہ دے سکتا ہے۔

فارن کرنسی کے لئے بھی ہم تحریری درخواست نہ دے سکے۔ کیونکہ اس کے لئے بھی ویزے کا ہونا ضروری ہے جو ہمیں تا حال نہیں مل سکا آج بھی سفارتخانہ جائیں گے مولانا نے فرمایا ہے کہ میں دوبارہ فون کروں گا کہ جلدی تمہارا ویزا دیدیں۔ کرنسی کا ملنا بھی اب بظاہر ناممکن الحصول ہے ویزا ہمیں حج کا مل جائے گا جس کے لئے حکومت کرنسی بالکل نہیں دیتی اگر نہ مل سکی تو پاکستانی نوٹوں کو آدھے قیمت پر فروخت کر کے کام چلانا ہوگا جس کا نقصان ظاہر ہے خدا کی حکمت ہے کہ اس سفر میں تعارف ورہنمائی کے باوجود بھی قدم قدم پر ابتلاء وآزمائش ہوتی رہتی ہے مجھ جیسے کمزور اور ضعیف الایمان کے لئے تو بہت مشکل ہے۔ حضرت والا اپنے مخصوص اوقات میں دعوات مستجابہ فرماویں۔ تو یقین ہے کہ سب کچھ آسان ہوجائے گا۔ ابھی تک اس ناکارہ خلائق کو زمرۂ انسانیت میں بھی اگر شمار کیا گیا ہے تو وہ محض آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے مجھے تو اپنی حالت معلوم ہے۔ بہاولپور سے خان پور تک برادرم انوارالحق سے باتیں ہوئیں معلوم ہوا کہ وہ رمضان تک اکوڑہ چلے جانے کا ارادہ رکھتا ہے اور بہاولپور کو چھوڑ دینا چاہتا ہے میرے خیال میں اگرچہ وہاں تعلیمی معیار اتنا اونچا نہیں مگر پھر بھی جب کہ اس نے آنے میں استعجال سے کام لیا تھا تو اب جانے میں جلدی اور عجلت بازی مناسب نہیں صرف ایک سال اور رہنے کے بعد اسے درجہ الاجازۃ کی سند تو مل جائے گی جو کسی کام تو کبھی آجائے گی۔ ویسے تعلیم بھی وہاں کی اتنی گری ہوئی نہیں کچھ نہ کچھ تو فائدہ ہوتا رہتا ہے سال ڈیڑھ سال بعد وہاں سے واپس دارالعلوم جا کر اپنے اسباق کی تکمیل کرسکتا ہے بہرحال اس بارہ میں آپ کی جو بھی مرضی ہو اس سے انوارالحق کو مطلع کردیں کہ وہ اس کے مطابق کام کرے۔ اب بلاوجہ وہاں سے چلے جانے سے خوانخواہ بدنامی بھی ہوگی۔ ویسے بھی وہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ رمضان گھر میں گذار سکتا ہے۔ حاجی فریدالدین صاحب [1] سے تعزیت کیلئے حاضر ہوا تھا بڑے خوش ہوئے تھے۔ الطاف [2] نے فون پر کہا تھا کہ حضرت والا عنقریب کے لئے تشریف لا رہے ہیں اس کے بارہ میں اور اپنی بیماری کے بارہ میں مطلع فرمادیں تاکہ پریشانی رفع ہو۔ دعوات صالحہ کا انتہائی محتاج ہوں۔ سب حضرات کی خدمت میں سلام مسنون پیش ہے۔ ناظم صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ کتب خانہ دارالعلوم میں آئے ہوئے بوسیدہ قدیم کتابوں کی تجلید و تزئین کو خاص توجہ دیں طلبہ و ناتجربہ کار شخص سے ہرگز اس کی جلد بندی نہ کرائیں ورنہ گانٹھنے سے اس کے تمام اوراق پھٹ جائیں گے۔ یہاں میں نے جتنے کتب خانے دیکھے کتابوں سے زیادہ خرچ اس کی خوبصورت و بہترین مضبوط جلد بندی پر کیا جاتا ہے اگر آپ حضرات مناسب سمجھیں تو تمام قابل جلد کتابوں کی جلد بندی کو ایک تجربہ کار منگوا کر بہترین سیاہ چرمی جلد بندی ہر کتاب کے مناسب کروادیں دعا فرماویں کہ جلد از جلد کراچی سے نکل جانے کی صورت نکلے۔

والسلام: احقر خدا مکم ناچیز سمیع الحق غفرلہ جامعہ عربیہ نیوٹاؤن کراچی نمبر ۵

---

(۱) کراچی کے مشہور و مخیر تاجر اسلحہ کے والد الحاج وجیہہ الدین میرٹھی کا انتقال ہوا تھا جو حضرت سے حد درجہ محبت کرتے تھے۔

(۲) حاجی محمد الطاف صاحبؒ پشاور کے مشہور تاجر میرے خسر الحاج میاں کرم الٰہی مرحوم کے فرزند تھے اب ان کے صاحبزادگان الحاج فقیر حسین، الحاج ممتاز حسین اور الحاج اعجاز حسین بھی خیر کے کاموں میں اپنے والد اور دادا مرحوم کے نقش قدم پہ رواں دواں ہیں۔

۱۹/جنوری یوم الاحد ۶۴ ۳/رمضان

مخدومی وسیدی وسندی فی الدارین حضرۃ والد ماجد دام مجدہم ومتعنا اللہ والمسلمین بطول حیاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ابھی ابھی گرامی نامہ ملکر بے حد اطمینان کا باعث بنا آپ کے دست اقدس سے لکھے ہوئے چند سطور سے بھی طبیعت کو بے حد قرار ہو جاتا ہے۔ سفر کے سلسلہ میں سارے معاملات تقریباً طے ہو چکے ہیں مگر ہماری بدقسمتی سے جو بات بہت معمولی ہوتی ہے وہ اب ہمارے لئے مشکل بن گئی ہے۔

<u>کراچی سے بحرین تک بحری کارگو جہاز اور ٹکٹ کا مسئلہ:</u> یعنی ٹکٹ لینے کا مسئلہ۔ لوگوں کے اژدہام اور کثرت کی وجہ سے بہت مشکل ہو گیا ہے۔ ۱۶ تاریخ کو بھی جو جہاز [1] جا رہا تھا اس میں جگہ نہ ملنے کی وجہ سے اور پھر یہ کہ برطانیہ کے سفارخانہ نے بحرین کا ویزا کے لئے ۴۔۵ دن تک پریشان کیا لوگوں کا ہجوم تھا اور وہ بد اخلاق بے وعدہ قوم ہر روز لوگوں کو سارا سارا دن کھڑا کرنے کے بعد بھی آئندہ تاریخ دیتے تھے۔ اب بحمد للہ سارا معاملہ مکمل ہے۔ ۲۴ تاریخ بروز جمعہ دوسرا جہاز جا رہا ہے۔ مگر اس کے لئے بھی سینکڑوں لوگوں کی بکنگ پہلے سے ہو چکی ہے ہم نے بھی کل نام رجسٹرڈ کرا لیا ہے مگر جب تک ٹکٹ نہ ملے تو کوئی یقین نہیں کیونکہ نام لکھنے کے باوجود بھی بہت بڑی بلیک رشوتیں اور سفارشیں ٹکٹوں کے لئے شروع ہیں۔ اور نام لکھے ہوئے لوگوں کی بجائے اور لوگ سیٹ حاصل کر لیتے ہیں بہر حال ہم بھی کوشش کر رہے ہیں اور آپ بھی خصوصی دعا فرمایا کریں کہ اس جہاز میں ہر ممکن طریقے سے سیٹ مل جائے۔ مدینہ منورہ کے ایک ایک روزہ سے محرومی اور یہاں بے مقصد جگہ میں وقت گذرنا بے حد شاق گذر رہا ہے۔ میری طبیعت بھی انتہائی بے قرار واقع ہوئی ہے جس کی وجہ سے معمولی خلاف طبع بات سے طبیعت بے حد متاثر ہو رہی ہے ورنہ اس راہ میں تو بہت حوصلہ اور صبر کی ضرورت ہے۔ ۲۰ تاریخ کو کرنسی کی قرعہ اندازی ہو رہی ہے ۲۲ کو اس کا نتیجہ بھی نکل آئے گا مگر ہم اس سے مایوس ہو گئے ہیں اللہ ہی کارساز ہے یقین ہے کہ آپ کی دعائیں ہر منزل پر شامل حال رہیں گی۔ برف گرنے کا علم اخبارات سے بھی ہوا تھا وہاں کی شدید سردی کا اثر معمولی سا یہاں بھی ہوا مگر اب حالت معمول پر ہے کچھ اثر نہیں۔ رمضان المبارک کے روزے یہاں جمعہ سے شروع ہوئے۔ تراویح یہاں مصر کے ایک ممتاز قاری پڑھاتے ہیں۔ سوا دو گھنٹے میں ایک پارہ ترتیل سے پڑھتے ہیں کل رات بروز ہفتہ تراویح سے تھوڑی دیر قبل مسجد غفوری گئے حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدنی مسجد میں داخل ہو رہے تھے چلتے چلتے ملاقات ہو گئی بے حد خوشی ہوئی پشاور سے ناظم صاحب مولوی شیر علی شاہ [2] حاجی کرم الٰہی صاحب وغیرہ کے آنے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میرا خود وہاں جانے کا

---

(۱) میرے محترم مرحوم خسر محترم الحاج میاں کرم الٰہی پشاور جو پشاور کے انتہائی دیندار اور ممتاز اہل خیر تجار میں سے تھے حضرت مولانا عباسیؒ کی زیارت کیلئے کراچی گئے تھے

(۲) ممبئی بھارت سے باربرداری انڈینا بحری جہاز کراچی' مسقط' دبئی' قطر' بحرین ہوتے ہوئے خلیجی بندرگاہ بصرہ تک یہ کارگو جہاز جاتے تھے۔ یہ سفر دس بارہ دن میں طے ہوتا' ہمارے جہاز کا نام غالباً ''دستھیا'' تھا اور کرایہ آنے جانے کا شاید ایک سو چالیس روپے تھا۔ (س)

شوق تھا مگر مجبوری پیش آئی جس کا احساس حضرت مولانا صاحب کو بھی ہوا تھا پھر فرمایا کہ ملاقات کے لئے آیا کرو آج ان شاء اللہ گیارہ بجے کے بعد ان کی قیام گاہ جانے کی کوشش کروں گا۔ اگر آپ کی دعا سے ٹکٹ مل گیا تو ۲۴ جنوری یوم الجمعہ کو روانگی ہوگی پھر ان شاء اللہ ہر منزل سے خط لکھ دیا کرونگا۔ پشاور سے بھی خطوط آئے جس سے احوال خیریت کا علم ہوا۔ حضرت مخدومہ والدہ ماجدہ اور جدہ محترمہ (دادی صاحبہ) اور سب حضرات سے عاجزانہ التماس دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں عمر جاودانی عطا فرمادے۔ والسلام خوید مکم سمیع الحق غفرلہ جامع مسجد نیوٹاؤن کراچی نمبر ۵

(۴)

الخبر ۲ فروری ۱۹۶۴ء ۱۷ رمضان المبارک یوم الاحد

سیدی وسندی حضرت اقدس والد صاحب بزرگوار زید کرمکم ومجدکم ومتعنا اللہ بطول بقاءہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کراچی سے روانگی کے وقت ایک عریضہ لکھ چکا تھا۔

کراچی سے بحری سفر: ۲۴ جنوری بروز جمعہ سوا سات بجے شام جہاز روانہ ہوا جو بہت بڑا تھا اور ڈیڑھ ہزار تک مسافر اس میں سوار تھے اتوار کے دن صبح مسقط پہنچا وہاں سامان کے اتارنے اور لادنے کے لئے تقریباً ۹ گھنٹے ٹھہرا رہا وہاں سے روانہ ہوکر بروز پیر دوبئی میں لنگر انداز ہوا سمندر میں یہاں تلاطم تھا اور سواریوں اور مال کے اتارنے چڑھانے کا مسئلہ شامل تھا جس کی وجہ سے دو دن دو رات مسلسل دوبئی میں کھڑا رہا۔ بروز بدھ دوبئی سے روانہ ہوکر جمعرات کی صبح قطر پہنچا وہاں سے شام کو روانہ ہوا اور بروز جمعہ پورے آٹھ دن بعد صبح ۶ بجے بحرین پہنچا بحمد للہ راستہ میں جہاز میں کسی قسم کی تکلیف اور شکایت نہیں ہوئی اس سے قبل جو جہاز آیا تھا اس کے مسافروں کو بڑی تکلیف ہوئی تھی۔ ہمیں بالکل آرام رہا پورے سفر میں جہاز پُرسکون رہا صرف ایک رات معمولی حرکت سے بعض لوگوں کو قے وغیرہ کی شکایت رہی مگر بحمد اللہ میں تکلیف سے محفوظ رہا۔

بحرین میں آمد: بروز جمعہ بحرین پہنچ کر ایک ہوٹل میں رہنے کا انتظام ہوا کراچی کے ایک صاحب نے یہاں کے ایک تاجر کو تعارفی خط لکھا تھا وہ بڑے اخلاق سے پیش آئے رات کو افطار و طعام کی پرتکلف دعوت بھی انہوں نے کی حاجی منیر خان صاحب سے بھی ملاقات ہوئی وہ بھی بڑے اخلاق سے پیش آئے اپنی جگہ جانے کا اصرار کر رہے تھے مگر ایک ہی رات تھی ہم نے معذرت ظاہر کی رات (۱) فندق رحیمیہ نامی ہوٹل میں ٹھہر کر کل بروز ہفتہ بحرین سے بذریعہ لانچ الخبر آئے۔

الخبر میں: چار گھنٹوں میں الخبر پہنچے یہاں بھی لانچ کا سفر موٹر کار سے بھی زیادہ آرام دہ رہا کسی قسم کی گھبراہٹ و تکلیف

---

(۱) حضرت مولانا سید حامد میاں بانی جامعہ مدینہ لاہور اور حضرت مولانا زین العابدین مدرس جامعہ اشرفیہ پشاور بھی رفیق سفر تھے اور یہاں ہم نے اکٹھے قیام کیا۔

نہیں ہوئی۔ افطار کے قریب کسٹم وغیرہ سے فارغ ہو کر ٹیکسی لے کر جناب فدا محمد خان صاحب کا پتہ معلوم کرنے نکلے۔ بہت آسانی سے ان کی جگہ مل گئی جناب حاجی غلام محمد صاحب نے ان کے نام خط لکھا تھا بے حد خوش اخلاقی سے پیش آئے اسی وقت کسٹم آفس ساتھ جا کر سامان اور رفقاء کو اپنی جگہ لائے اور نہایت آرام وراحت کی کوشش کی اللہ تعالیٰ ان کو اجر دے۔ برادرم عبدالغفور صاحب کا یہ تعارف بڑا کام آیا ورنہ عین افطار کے وقت ایک نئے شہر میں بڑی تکلیف ہوتی ہوٹلوں کا خرچ یہاں بھی ۵۰۔۶۰ ریال یومیہ ہے رات جناب فدا محمد صاحب کے ساتھ رہے آج بھی وہ ہماری رہنمائی فرمائیں گے وہ مُصر ہیں کہ آرام سے یہاں سے جاؤ مگر ہماری کوشش ہے کہ آج ہی ان شاء اللہ ریاض روانہ ہو جائیں گے۔ اور امید غالب ہے کہ دو چار یوم میں بارگاہ رسالت نبویؐ فدہ ابی وامی میں پہنچ جائیں گے۔ وہاں پہنچ کر اطلاع دوں گا۔ قدم قدم پر محض آپ کی دعاؤں اور برکات سے آرام وراحت رہی کسی جگہ اجنبیت تک محسوس نہیں ہوئی۔

الخبر سعودی عرب کا دروازہ ہے اور نجد علاقہ کا پہلا شہر ہے یہاں سے تین چار سو میل دور ریاض تک نجر کی آبادی ہے الخبر کے متصل تیل کا مشہور مرکز اور عالمی ہوائی اڈہ ظہران ہے بحرین اور الخبر۔ ظہران کی آبادی بازاروں میں بالکل یورپ کی طرح معلوم ہوتی ہے، ہر طرف یورپی تہذیب کا ایک سیلاب ہے مردوں سے زیادہ موٹروں کی کثرت ہے ایک معمولی مزدور کی ٹیکسی ہمارے ہاں کے صدر پاکستان کی موٹر سے بہترین اور قیمتی ہے بازاروں میں بے حیائی اور عریانی اور نئے فیشنوں سے ایسا معلوم نہیں ہوتا کہ یہ عربوں کا کوئی علاقہ ہے آپ دعا فرمایا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کی صحیح برکات سے مالا مال فرمادے آمین۔ اور احسان واخلاص وللٰھیت نصیب ہو اور بعافیت مقصد میں کامیابی ہو یہاں بحرین الخبر وغیرہ میں کافی سردی ہے اس دفعہ ہر جگہ یہی حالت ہے۔ حضرت والدہ ماجدہ بھائیوں بہنوں اماں جی اور گھر کے تمام افراد کو سلام مسنون اراکین حضرات ناظمین حضرات واساتذہ کرام اور متعلقین واحباب کی خدمت میں سلام مسنون جی تو چاہتا ہے کہ ہر ایک کو نام بنام خط لکھوں مگر اس وقت سفر کی تیاری اور عدیم الفرصتی ہے امید ہے سب حضرات دعاؤں میں یاد فرمائیں گے۔ والسلام۔

(۵)

مسجد نبوی مدینۃ الرسول۔ ۲۴ رمضان المبارک بمطابق ۵ فروری ۶۴ء

سیدی وسندی بزرگوارم والد ماجد دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے مزاج گرامی بالخیر ہونگے۔ الخبر کو پہنچنے اور اجمالی بحری سفر کا حال وہاں سے لکھ چکا تھا۔

الخبر۔ ریاض سے ہو کر ورود مدینہ منورہ: الخبر میں ایک رات رہ کر دوسرے دن بعد از نماز عشاء وہاں سے بذریعہ بس ریاض روانہ ہوئے صبح چار بجے الریاض سعودی دارالخلافہ جو ارض یمامہ میں واقع ہے اور مسیلمہ کذاب کے

جگہ کے قریب ہے پہنچے یہاں تک سفر بہت آرام دہ تھا بس بھی شاندار جدید قسم کی اور سڑک بھی پختہ تھا پیر کا تمام دن ریاض [1] میں مدینہ منورہ کی سواری کے انتظام میں گذرا ریاض سے مکہ معظمہ تک بسیں ہر وقت جاتی ہیں مگر چونکہ مدینہ منورہ کا راستہ خراب ہے اور آمد ورفت اس راستہ سے کم ہے اس لئے سواری کی دقت ہوتی ہے صرف ٹرکیں جاتی ہیں ہم نے ٹرکوں کے لئے بھی کوشش کی اور ایک ٹرک میں سامان رکھ لیا مگر پھر ایک دوسری ٹرک قسم کی گاڑی جیپ مل گئی اس کے ساتھ بات طے کر لی' بعد از عشاء مدینہ منورہ روانہ ہوئے ایک حد تک سڑک پختہ اور پھر عفیف تک جہاں پر مکہ کا راستہ الگ ہو جاتا ہے کچھ اچھا ہے پھر وہاں سے مدینہ تک یہ تمام علاقہ نجد بے آب وگیاہ ہے سڑک بھی نہیں دور دور تک آبادی کا نام نشان نہیں الخمر سے مدینہ تک یہ ۱۵ سو کلو میٹر راستہ ایک دشت وصحراء ہے دو دن دو رات اس جیپ میں سفر کرنے کے بعد بروز بدھ ۲۲ رمضان المبارک (ہمارے حساب سے ۲۰ رمضان) بوقت ۳ بجے مدینہ منورۃ شرفھا اللہ کی زیارت سے مشرف ہوئے ٹرک سے سامان اتار کر مولانا عبد الغفور صاحب دامت برکاتہم کے مکان پر آئے۔ حضرت مولانا کے بھتیجے مولانا لطف اللہ صاحب نے دروازہ کھولا۔ بیٹھک میں سامان رکھوایا اور جلدی جلدی غسل کیا اور صاف کپڑے پہن کر مسجد نبوی شرفہا اللہ تعالیٰ میں پہنچے۔ مولانا مدظلہ معتکف تھے۔ نماز عصر کی ایک رکعت ہو چکی تھی باب عمر بن الخطاب سے داخل ہوئے مسجد کے دروازوں تک صفیں کھڑی تھیں نماز کے بعد میں بارگاہِ رسالت فداہ ابی وامی میں بصد شرمساری حاضر ہونے کیلئے اٹھا ہی تھا کہ سب سے پہلے برادرم عبد اللہ [2] صاحب سامنے آئے ملاقات ہوئی پھر دو قدم آگے بڑھا تھا کہ حضرت مولانا عبد الغفور صاحب مدظلہم کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ بڑی محبت اور شفقت سے سعادت ملاقات حاصل ہوئی سب سے پہلے اپنے معتکف دکھانے کیلئے لے گئے۔

<u>**بارگاہ رسالت میں پہلی حاضری:**</u> وہاں سے سردار دو جہاں شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مواجہ شریف میں حاضر ہوئے اس ارذل غلامان اور پھر حضرت والا اور دوسرے احباب ورفقاء ومحبین کا سلام وصلوٰۃ پیش کیا حضرت والا کی طرف سے اور والدہ ماجدہ کی طرف سے بالخصوص حاضری سے متصل بعد صلوۃ وسلام ان الفاظ ماثورہ سے دن میں بارہا پیش کرتا ہوں۔ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ من والدی عبد الحق بن معروف گل الاکوروی یستشفع بک الیٰ ربک اس وقت جب کہ خط لکھ رہا ہوں روضہء اطہر کی جانب قبلہ دالان میں حضرت سرور کائنات علیہ الف الف صلوۃ وتحیۃ کے مواجہ شریف میں بالکل محاذات میں چند قدم پر بیٹھا ہوں زائرین صلوۃ وسلام پیش کر رہے ہیں اور خط لکھتے ہوئے مواجہ شریف کی کھڑکی مبارک پر بار بار نظر پڑ رہی ہے۔ نماز جمعہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ میں نے بھی روضہ من ریاض الجنۃ میں منبر مبارک کے سامنے جگہ رکھ لی ہے کہ امام کے خطبہ وزیارت کا پورا

---

(۱) مولانا عبد اللہ کاکاخیل رحمہ اللہ (۲) اس وقت سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ محمد ابراہیم آل الشیخ تھے' بادشاہ کے بعد دوسری اہم شخصیت اور شیخ بن بازؒ کے استاد تھے۔ ان سے ملاقات کی ایک چھوٹی سی سادی سی مسجد میں ظہر کی نماز ان کی اقتداء میں پڑھی۔ ریاض اس وقت کے شاہانہ کروفر والا شہر نہیں تھا نہ مشائخ آل الشیخ کا موجودہ طمطراق تھا۔

استفادہ ہو سکے پہلی حاضری میں گھر کے ایک ایک فرد تمام احباب اور بالخصوص اراکین حضرات جناب الحاج محمد یوسف صاحب الحاج غلام محمد صاحب الحاج سید نور بادشاہ جناب الحاج رحمان الدین جناب ملک امرالٰہی ملک کرم الٰہی صاحب اور جتنے یاد آ سکے صلوٰۃ وسلام نام بنام پیش کیا اور دعائیں کیں خدا کرے سید الکونین کی روح مبارک توجہات شفقت مبذول فرمادیں اور اس روسیاہ کی دعائیں قبول ہو سکیں۔ رمضان المبارک کی وجہ سے مسجد نبوی کا عجیب نظارہ ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے میری دعا ہے کہ خداوند قدوس حضرت والا اور والدہ ماجدہ اور تمام متعلقین کو بار بار جنت کے ان نظاروں کی باریابی بخشے ہمارے احباب چونکہ اعتکاف میں ہیں ہم دیر سے پہنچنے کی وجہ سے مسنون اعتکاف تو نہ کر سکے مگر وقتی اعتکاف اور ایک گونہ مشابہت اعتکاف کی سعادت حاصل ہوگئی ہے۔ رفقاء کے معتکف میں ہم بھی دن رات مقیم رہے تقریباً تمام وقت مسجد نبوی میں گذر رہا ہے ہر طرف معتکفین کے ڈیرے لگے ہوئے ہیں حضرت مولانا مدنی مدظلہ کی اقامت گاہ بھی متصل ہے حضرت کے اصرار کی وجہ سے افطار وطعام عشاء مسجد نبوی میں ان کے ساتھ ہوتا ہے دنیا کی ہر نعمتیں اہل مدینہ اور پھر حضرت کے دستر خوان پر فراوانی سے موجود رہتی ہیں بے حد شفقت کرتے ہیں سحری اپنے رفقاء کے ساتھ ہوتی ہے۔

<u>رمضان میں مسجد نبوی کے ایمانی نظارے:</u> تراویح کے دو گھنٹے بعد روضۃ من ریاض الجنۃ میں امام مسجد اور ایک حبشی بزرگ باجماعت تہجد میں قرآن مجید سناتے ہیں صاحب قرآن کے پہلو اور جہاں قرآن نازل ہوا میں قرآن کی تلاوت ایک عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ نمازوں میں اقصائے عالم کے مختلف لوگ خصوصاً آج کل سیاہ فام، نائیجیریا، سوڈان، افریقی ممالک کے لوگ بھی بہت زیادہ آئے ہوئے ہیں اور ان کے پرسوز ایمانی نظاروں کو دیکھ کر رشک ہوتا ہے تہجد کا سلسلہ سحری تک ہوتا ہے تقریباً تین گھنٹے میں آٹھ رکعت پڑھے جاتے ہیں امام ایک ایک رکوع وسجدہ اور تعدیل ارکان میں ۵ دس منٹ لگاتا ہے اور پھر بعد از تہجد دو تسلیمتین سے تین رکعت وتر پڑھ کر آخری رکعت میں پرسوز لہجہ میں دعائے قنوت پڑھتا ہے۔ ہم تو وتر بعد از تراویح ہی اپنے مسلک پر پڑھ لیتے ہیں مگر اس دعا کی نرالی شان کی وجہ سے ان کی وتر میں بھی شریک ہوتے ہیں بحمد اللہ عزوجل نمازوں تہجد اور تراویح کے لئے روضۃ الجنۃ میں حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلو مبارک میں کھڑے ہونے کی سعادت نصیب ہو جاتی ہے حج کے زمانہ میں بے پناہ ہجوم کی وجہ سے مواجہ شریف میں سکون و یکسوئی میسر نہیں ہوتی مگر ان دنوں تو پوری یکسوئی کا موقع بھی مل سکتا ہے تراویح و تہجد کے درمیانی وقت مواجہ شریف میں حاضری کا تنہائی میں بھی موقع مل رہا ہے اس وقت دو چار افراد ہی ہوتے ہیں۔ چونکہ قیام ہی مسجد نبوی میں ہے اگر رمضان میں یہاں آنا نہ ہوتا تو یہ سعادت ملنی مشکل تھی الحمد للہ عزوجل کہ اس کمترین کو خدا نے اس سعادت سے مشرف فرمایا ورنہ اپنی روسیائی کی وجہ سے اس دربار میں پہنچنے کے لائق نہ تھا محض آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے اس دربار کا عجیب شان ہے شاہ وگدا اس شہنشاہ دوجہاں کے دربار میں ایک ہیں لوگ جوق در جوق نماز جمعہ کے لئے مسجد میں باب جبریل اور دوسرے دروازوں سے داخل ہو کر مواجہ شریف سے گزرتے ہوئے جگہ پکڑ رہے ہیں ان سطور کے لکھتے وقت

مراکش مغرب اقصیٰ کے شاہ حسن اور اس کے وزراء وغیرہ عجز وانکسار سے مواجہ شریف میں آئے اب روضۃ الجنۃ کی طرف جارہے ہیں نائیجیریا کے وزیر اعظم الحاج ابوکر و بیلو آج کل مدینہ میں مقیم ہیں۔ نمازوں میں ہمارے پاس ہی مصلی روضۃ الجنۃ اور پھر مواجہ شریف میں اس کی عجز وانکساری اور ایمانی جذبات سے طبیعت خوش ہوتی ہے یہاں محمود وایاز کے ایک ہی صف میں کھڑے ہونے کے نظارے دیکھنے میں آتے ہیں بحمد اللہ عزوجل مصلی نبی کریمؐ اور محراب نبوی میں بھی نماز اور نوافل تلاوت کا موقع معمولی کوشش سے مل جاتا ہے ماہ صیام اور مسجد نبوی سے زمان ومکان کی دونوں برکتیں جمع ہوگئی ہیں۔ مگر اپنی غفلت اور بے پرواہی اور روسیاہی کی وجہ سے طالب دعا ہوں کہ خداوند تعالیٰ یہاں کی برکات سے مالا مال کردے اور آداب کی توفیق عطا فرمادے تاکہ یہ حاضری خدانخواستہ بوجہ بے ادبی حبط اعمال کی باعث نہ ہو اور سارے اوقات یہاں مفید اور ضروری امور میں صرف ہوں کل پرسوں رمضان ہی میں عمرہ کرنے کا ارادہ ہے مگر وہاں جاکر پھر پاسپوٹ وغیرہ کی مشکلات پیدا ہونے کا احتمال ہے اور مدینہ آنے میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ مگر ہم بہر حال کوشش کررہے ہیں کہ یہ سعادت کسی دوسرے طریقے سے حاصل ہوسکے کیونکہ اشہر حج داخل ہونے کے بعد اگر عمرہ کریں تو پھر تمتع وقران عند الحنیفہ کرنے میں کراہت کا ارتکاب ہوگا اللہ تعالیٰ رمضان ہی میں توفیق عطا فرمادے امید ہے حضرت والا اور والدہ ماجدہ جدہ محترمہ اور گھر کے تمام افراد اور متعلقین دار العلوم اراکین حضرات بخیر ہونگے اور دعوات صالحہ میں یاد فرماتے رہیں گے۔ دعوات الصالحہ کا محتاج۔ سمیع الحق غفرلہ (حال نزیل مدینہ طیبہ)

مسجد نبوی مواجہ مبارک قبل صلوٰۃ الجمعہ ۲۴ رمضان المبارک ۸۳ھ

(۶)

یوم الجمعہ ۳۰ شوال المکرم ۸۳ھ ۱۳ مارچ ۶۴ء مدینہ طیبہ

برادرم عزیز حبی فی اللہ مولانا شیر علی شاہ صاحب ومکرمی ومحترمی مخدومی مولانا سلطان محمود صاحب ومحترمی محبی [1] قاضی صاحب مجد کم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مختلف خطوط کے ذریعہ آپ حضرات کی خیر وعافیت کا علم ہوکر بے حد خوشی ہوتی ہے آپ حضرات یقین کریں کہ کسی وقت بھی نہیں بھولے جاتے نہ دعاؤں سے کسی وقت آپ کو بھلایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہیں۔ آپ کے مقاصد دارین میں کامیابی کی دعا تو ہر وقت کی جاتی ہے خدا کرے آپ بھی حرمین الشریفین کی زیارت سے بار بار باریاب ہوں سب ساتھی آپ حضرات کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ مولانا شیر علی شاہ صاحب پر تو خوب مجلسیں گرم کی جاتی ہیں۔ مولانا عبداللہ [2] ان کا ایک ایک لطیفہ اور فکاہیہ مزے لے لے کر بیان کرتے رہتے ہیں۔

---

(۱) محترم جناب قاضی انوار الدین صاحب خطیب عیدگاہ اکوڑہ وسابق مدرس ومفتی دار العلوم حقانیہ

(۲) ہمارے ہر لعزیز سراپا محبت دوست مولانا عبداللہ کاکاخیل مرحوم پروفیسر جامعہ اسلامیہ اسلام آباد جو اس وقت جامعہ اسلامیہ مدینہ منورۃ میں زیر تعلیم تھے۔

معلوم نہیں انہوں نے کیا دم ڈالا ہے کہ عبداللہ صاحب انہیں کسی لحظہ نہیں بھولتے۔ یہاں ہمارے آرام وراحت میں اکثر ان ہی کا حصہ ہے۔ باوجود طبعی سستی و آرام پسندی کے غریب جامعہ کے دروس سے فارغ ہو کر تھکے ماندے ہماری ضروریات میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس اخلاص ومحبت کا اجر اسے عطا فرماوے شاید کوئی مخلص سے مخلص بھائی اور عزیز بھی اتنی طویل میزبانی اور محبت کے لئے آمادہ نہ ہوتا۔

محشر آفرین دنیا میں مواجہہ رسول کی نعمت: آج کل زائرین کا ہجوم ہے حج کی آمد آمد ہے ابھی تھوڑی دیر قبل جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر مکان پر آیا ہوں۔ نماز سے تین چار گھنٹے قبل مسجد بھر گئی تھی جگہ ملنی مشکل تھی نماز کے بعد مواجہہ سردار دو جہاں علیہ الصلوۃ والسلام میں جب امۃ محمدی کے بے تحاشا جتھے کے جتھے اور پرے کے پرے صلوۃ وسلام پڑھتے ہوئے گذرتے ہیں تو عجیب منظر ہوتا ہے۔ کبھی کبھی تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میدان محشر میں حضورؐ کے مختلف الالوان والانواع امتی نجات و پناہ کی تلاش میں ان کے دامن مبارک کو تھامنے کے لئے حیران وسرگرداں ہیں اور اس میں شک نہیں کہ آج کی اس محشر آفرین دنیا میں چین وسکون سوائے اس ایک در کے کہاں سے مل سکتا ہے آج کل اکثریت انڈونیشیا کے لوگوں کی ہے اور پھر ان میں بھی مردوں سے زیادہ تعداد عورتوں کی ہے پھر تقریباً ایک ہی طرح کی شکلیں ہیں ہم تو امتیاز بمشکل کر سکتے ہیں اللہ نے عجیب عجیب مخلوق پیدا فرمائی ہے اور اس بکھرے ہوئے انسانیت کو مغرب ومشرق کے آخری حدود سے اس گنبد خضراء والے علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ آپس میں ملایا قدرت نے ایمان ومحبت کے نظاروں کی ایک دنیا یہاں بسادی ہے دل تو نہیں چاہتا کہ یہاں سے کبھی جانا ہو۔ مگر والدین اور گھر کی بعض مجبوریوں کی فکر نہ ہوتی تو یہاں بآسانی جامعہ یا کسی دوسرے ذریعہ سے کچھ عرصہ اقامت کا ارادہ کر لیتا جس میں علمی ترقی بھی ہوتی اور دینی لحاظ سے بھی فائدہ ہوتا اور اصل نعمت مجاورت بلدۃ الرسول بھی حاصل ہوتی مگر کیا کیا جائے ما کل ما یتمنی المرء یدرکہ الخ آخر[1] چار چار سال سے ہدایۃ النحو اور صغریٰ کبریٰ کے رٹانے اور بجائے ترقی کے ہر سال ترقی معکوس کرنے کی بہ نسبت یہاں کا قیام علمی لحاظ سے بہرحال ہزار درجہ مفید ہوتا حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ[2] کو سب حضرات کا سلام مسنون پہنچا دیا جاتا ہے بلکہ سنوایا جاتا ہے اور پھر دعا بھی کرائی جاتی ہے مولانا لطف اللہ صاحب مدظلہ[3] آپ کو خصوصی سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے خط لکھنے کا بھی ارادہ ظاہر کیا ہے۔ شاید لکھدیں اور میں جب مواجہہ شریف میں جاتا ہوں تو ناظم صاحب کا چہرہ سامنے ہوتا ہے حضرت صاحب کو برادرم اصغر شاہ صاحب[4] کا خط بھی موصول ہوا تھا ان کے مشاغل سے بڑے خوش ہوئے میں نے بھی مزید روشنی ان کے احوال پر ڈالی ان کو میرا

(۱) دارالعلوم میں ابتدائی درجات کو کراس کر کے اونچے درجات کا حصول کاری وار دتھا۔

(۲) مولانا عباسی مہاجر مدنی (۳) مولانا مرحوم کے بھتیجے

(۴) محترم پیر سید اصغر علی شاہ صاحب مرحوم کے فرزند پیر حضرت حاجی صاحب اکوڑہ جو پچھلے سال انتقال کر گئے۔

سلام مسنون پیش کر دیں ان کی خدمت میں مضمون واحد ہے قاضی صاحب کو بھی دعائیں کی جاتی ہیں شکر ہے کہ انہیں اجرت کتابت میں سہی چند سطور لکھنے کا موقع ملا بہر حال میں شاکی نہیں ہوں اور ہر خطاب میں برابران کو اور دیگر احباب دفتر و متعلقین کو التفات ہوتا ہے دارالعلوم میں اسباق شروع ہونگے خوب چہل پہل ہوگی امید ہے کہ سفر کے بالخیر اتمام اور حج مبرور نصیب ہونے کی دعاؤں سے نوازتے رہیں گے۔ تمام اساتذہ اور دیگر تمام عملہ دارالعلوم اور طلبہ حضرات واقفین کو تسلیمات مسنون پیش کر دیں۔ اراکین حضرات کے خطوط بھی پہنچے اللہ تعالیٰ بھیجنے اور لکھنے والوں کو اجر عطا فرماوے چونکہ ہر سہ حضرات کے ساتھ ایک ہی مضمون کا تعلق ہے اس لئے ایک ہی خط لکھا جا رہا ہے تا کہ وقت بھی بچ جائے اور پھر شاید مولانا شیر علی شاہ کو معلوم نہ ہو کہ یہاں سے ایک لفافہ پر ساڑھے بارہ قرش تقریباً سوا روپے پاکستانی لگتا ہے تو بے جا اسراف سے کیا فائدہ جب کہ طویل قیام وغیرہ ضروریات کی وجہ سے مصارف سفر میں مجبوراً بہت کفایت شعاری سے کام لینا پڑتا ہے امید ہے کہ میری سستی کو نہ دیکھتے ہوئے کم از کم ہفتہ وار مفصل احوال سے مطلع کرتے رہیں گے۔ ناظم صاحب کسی نئے سے نئے فہرست[1] کتب میں حسب ذیل کتابوں کی قیمتیں معلوم کر کے بھیج دیں اور اگر اس کی بہ نسبت یہاں ۵۲ ریال کے حساب سے ان کا خریدنا مفید ہو تو لے لوں ورنہ نہیں (1) سیرۃ ابن ہشام طبع جدید مع تعلیقات (2) کتاب الخراج لابی یوسف (3) احکام القرآن للجصاص (4) الاصابۃ (5) اسد الغابۃ (6) الرد علی الاوزاعی (7) المدخل لابن الحاج۔ ۱۲/ (8) میزان الاعتدال للذھبی (9) مقامات للشریشی (10) المعقد من الضلال (11) تہافت الفلاسفۃ اور دیگر کتب امام غزالی کی قیمتیں (12) تذکرۃ الحفاظ للذھبیؒ (13) الاستیعاب لابن عبدالبر (14) اور چند دیگر ضروری کتب کی قیمتیں بھی تا کہ اس کے موازنہ کے بعد یہاں اگر فائدہ ہو تو دوستوں سے رقم لے کر کتابیں خرید لی جائیں گی۔ وہاں کی قیمتیں معلوم نہ ہوں تو ممکن ہے کہ یہاں خریدنے دینے میں خسارہ ہو جائے اس لئے جلد اس طرف توجہ فرمائیں۔ نیز حضرت صاحب مدظلہ کے نام یا میرے نام خدائی[2] نعمتوں کے حقوق اور اس کے تقاضے ایک دو رسالے بذریعہ ہوائی ڈاک بھیج دیں میں بھول گیا تھا اور حضرت صاحب نے کئی دفعہ خواہش ظاہر کی۔ میری طرف سے والدین مکرمین اور اہل بیت کو خصوصی سلام و دعا پیش کر دیجئے۔ اور دعاؤں سے فراموش نہ کیجئے۔　　والسلام۔　　جواب خط کا منتظر سمیع الحق یوم الجمعہ ~~۸۳~~

(۷)

۲۴ ذی الحجہ ۸۳ بدھ ۱۶/ مئی ۶۴

مجی و محترمی مولانا شیر علی شاہ صاحب و مشفق مہربانم حضرت ناظم صاحب۔ زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

---

(۱) کتب خانہ دارالعلوم کے لئے تحصیل کتب کا سلسلہ جاری رہتا۔ (۲) حضرت مولانا عبدالغفور مدنیؒ کی دارالعلوم حقانیہ آمد کے موقع پر کی گئی تقریر جو ۱۸ رجب ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۶۱ کو دارالعلوم کے اس وقت کے زیر تعمیر مسجد میں علماء صلحاء اور طلباء کے ایک بڑے مجمع میں فرمائی جسے ناچیز نے مرتب کر کے اسی نام سے شائع کر لی۔

مدینہ کے الوداعی لمحات: مدینہ طیبہ سے پابرکاب تھا احرام کی چادر باندھے ہوئے تھے کہ برادرم عبداللہ صاحب نے مولانا شیرعلی شاہ کے مفصل مکتوب سے محظوظ فرمایا فرط شوق سے مدینہ منورہ کے ''موقف مکہ'' تک راستہ ہی میں سب رفقاء نے پڑھا اور محظوظ ہوئے۔ برادرم عبداللہ مولانا حسن جان صاحب اور مولانا لطف اللہ عباسی مدنی وغیرہ ساتھ تھے شام کی نماز کے بعد ڈرائیور نے کہا کہ رات کو مکہ جانے کی ممانعت ہے موٹر سے سامان اتار کر اڈہ کے ایک ہوٹل میں رکھا خدا نے اپنے حبیب طاہر علیہ السلام کے جوار میں ایک رات اور بھی نصیب کردی۔ احرام کی چادر باندھے تھے تلبیہ اور نیت ذوالحلیفہ سے کرنی تھی تو چادر بدلے رات مدینہ میں گذاری دوسرے دن غالباً ۳۰ ذی قعدہ کی صبح مکہ معظمہ روانہ ہوئے۔ سید عالمین علیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں الوداعی حاضری ۲۹ ذی قعدہ کو بعد از صلوۃ عصر ہوئی

وجلا الوداع من الحبیبُ محاسنا حسن العزاء وقد جلین قبیح

اور یہ سچ ہے کہ لمثل ھذا یذوب القلب عن کمد أن کان فی القلب إسلام وإیمان

اس حبیب پاک علیہ الصلوۃ والسلام پر لاکھوں رحمتیں ہوں کہ جس نے ایک روسیاہ اور راتج امت کو ڈھائی مہینے کی مہمانی سے نوازا۔ بعد از عشا بیت اللہ المکرم المعظم کے انوار سے مشرف ہوئے۔

منیٰ اور عرفات میں: آٹھویں ذوالحجہ بروز پیر صبح منیٰ کو روانگی ہوئی بسترہ دوستوں کے ساتھ بس میں بھیجا اور خود بحمد اللہ منیٰ تک پیدل چلے منیٰ میں مسجد خیف کے قریب اپنے معلم مکی مرزوقی کے کیمپ میں ٹھہرے۔ پانچ نمازیں منیٰ میں پوری کیں نویں منگل کے صبح کو بعد از طلوع شمس روانگی ہوئی ہمارا جانا معلم کی بسوں میں نہ تھا اس لئے عرفات میں مرزوقی کا کیمپ ملنا مشکل ہوا۔ گھنٹہ بھر تلاش کی آخر ایک جماعت کے ساتھ معلم کا جھنڈا نظر آیا ہم ان کے ساتھ ہوئے کہ کیمپ پہونچادے۔ وہ مزدور اللہ کا بندہ ہمیں دن میں نو دس بجے جبل رحمت لے گیا اور بالکل چوٹی پر چڑھانے لگا حالانکہ ابھی وقوف کا وقت نہ تھا اور نہ جبل رحمت کے اوپر چڑھنا مسنون ہے مگر حسب رواج وہ اسے اپنا فریضہ سمجھتا رہا کہ حجاج کو اوپر چڑھادے پہاڑ پر تل دھرنے کی جگہ نہ تھی ہجوم تھا کہ ایک دوسرے پر گر رہا تھا پہاڑ کے سرے میں موٹے مصریوں اور سیاہ فام صومالی و نائیجیریوں میں بری طرح پھنس گیا چھتری ایک طرف چشمے ایک طرف خدا نے بمشکل جان بچائی کہ ہجوم سے نکل کر نیچے آیا خدا خدا کر کے معلم کے کیمپ میں پہنچے جو مسجد نمرہ کے قریب تھا اور ہم جبل رحمت کے اردگرد تلاش کرتے رہے ظہر کی نماز کیمپ میں پڑھی۔ مولانا زکریا صاحب (۱)، مولانا یوسف صاحب (۲) اور قاری طیب صاحب (۳) اور سب تبلیغی حضرات چونکہ اسی معلم کے ساتھ تھے تو اکٹھی ہی نماز پڑھی نماز کے بعد مولانا یوسف نے دردناک تقریر کی اور پھر گھنٹہ بھر دعائیں کیں رونے کا ایک کہرام تھا۔ خیمہ کے ایک گوشہ میں قاری طیب صاحب

---

(۱) شیخ العصر مولانا زکریا سہارنپوریؒ (۲) امیر التبلیغ مولانا محمد یوسف دہلویؒ فرزند مولانا محمد الیاسؒ

(۳) حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمیؒ

دوسرے میں مولانا زکریا صاحب اور بہت سے اہل علم لوگ بیٹھے تھے زہے قسمت اگران بزرگوں کی بدولت دعائیں قبول ہو جائیں ۔ظہر کی نماز جمع بین الصلوتین مسجد نمرہ میں اس وجہ سے نہ پڑھی کہ امام مقیم ہو کر بھی قصر کرتا ہے اور ہمارے بزرگوں کے فتویٰ کے مطابق اس صورت میں احناف کو خیموں میں صرف ظہر کی نماز پڑھنی چاہئے ۔نماز ظہر کے گھنٹہ بھر کی مجلس کے بعد مجلس برخواست ہوئی اور اپنی مرضی سے سب اپنے اشغال میں لگ گئے ۔ میں بھی وہاں سے جبل رحمت وقوف کے لئے گیا۔ بحمد اللہ جبل رحمت کے دامن میں سکون کی جگہ ملی اور غروب شمس تک ایک ایک دوست اور ایک ایک فرد کو دعاؤں میں یاد کیا۔قبولیت خدا کے ہاتھ میں ہے۔غروب شمس کے بعد اپنے کیمپ شام کے بعد پہنچا تو معلوم ہوا کہ رفقاء کیمپ جا چکے ہیں ۔اور میرا بستر ہ بھی ان کے ساتھ چلا گیا ہے۔ وہاں سے بس میں بیٹھ کر مزدلفہ آیا۔ مزدلفہ پہنچتے ہی سخت ترین سردی محسوس ہوئی ۔ انتہائی سرد ہوا چل رہی تھی ۔اس دفعہ خداوند تعالےٰ نے مزدلفہ کی رات کی سردی سے اپنے بندوں کی آزمائش کی یہ ایک یادگار سردی تھی اور اللہ کی شان ہے کہ جس طرح کبھی گرمی سے آزمائش کرے تو اس میدان میں سردی بھی پیدا کر سکتا ہے۔ پہلے سے بستر بھی ندارد صرف احرام کی چادروں میں تھا میں نے تو ساری رات بس میں بیٹھ کر گذاری بس نماز کے لئے بمشکل اترا، اکثر لوگ بغیر بستروں کے تھے۔اور جن کے قریب بسیں نہ تھیں ان کو تو اور بھی تکلیف ہوگئی اور زکام وغیرہ لگ گیا۔صبح یوم النحر یوم العید کو طلوع شمس کے بعد منیٰ آئے ۔جمرۃ عقبہ کی رمی کی نحر اور حلق سے بعد از ظہر فارغ ہوئے ۔ بعد از شام مکہ معظمہ آکر طواف زیارۃ سے فارغ ہو کر رات کو واپس منیٰ چلے گئے ۔ ہمارے قریب ہی منیٰ میں حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ کا خیمہ تھا ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا رہا۔ گیارہویں اور بارہویں کی رمی بھی بعد از عصران کے رکاب میں پورے اطمینان اوران کی ہدایت پر ہوئی الحمد للہ مولانا اور حجاج کی غالب اکثریت فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ ۔ارشاد خداوندی سے فائدہ لیکر منیٰ سے بارہویں کو واپس ہوئی اور ہم بحمد اللہ و من تاخر والوں میں سے رہے اور تیرہویں کو بروز ہفتہ بعد از زوال رمی کر کے منیٰ سے واپس ہوئے ۔اوراس طرح بحمد اللہ عزوجل مناسک حج کی ادائیگی سے فارغ ہوئے ۔ جئنا ببضاعۃ مزجاۃ فاوف لنا الکیل وتصدق علینا کاش خداوند قدوس کسی نیک بندے کے طفیل ہمارے ان حقیر اور قابل ننگ ظاہری رسوم کو بھی قبولیت عطا فرمادے اور حج مبرور کا بدلہ عنایت ہو۔اس کے بعد جوار بیت اللہ الامین میں مقیم ہوں۔موسم بھی اچھا ہے اور حجاج کی اکثریت بھی واپس ہو رہی ہے پورا سکون ہے حرم کے قریب ہی اقامت ہے اقامت صلوۃ کی آواز سن کر بھی نماز میں شامل ہو سکتے ہیں اکثر رات کو بستر لیکر حرم جدید کی بالائی چھت پر کھلی فضا میں سو جاتا ہوں ۔چاندنی رات میں بیت اللہ شریف کو لیٹے لیٹے دیکھتے رہئے ۔اور لطف لیجئے ۔خداوند قدوس کے اس سادہ اور دلکش بیت کے اردگرد ایسا لمحہ نہیں آیا کہ انسانوں کا ایک سفید اور سیال دائرہ گردش نہ کر رہا ہو۔ پرسوں جبل نور کے غار حرا میں جانا ہوا زیارت اور دوگانہ نفل ادا کرنے کی توفیق ہوئی ۔حضور پرنور کی قربانیوں اور مشقتوں کا اندازہ ہو جاتا ہے۔اتنے اونچے پھر دشوار گذار

پہاڑ میں اللہ سے راز و نیاز میں ایک حصہ عمر خرچ کر دیا کہ جہاں ایک دفعہ جانے سے ابھی تک تھکاوٹ دور نہیں ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم دائما کثیراً کثیراً۔

وادیٔ فاطمہ اور سرف کی زیارت: اس سے قبل ایک دن لنڈیکوتل کے بعض رفقاء کے ساتھ ٹیکسی میں تنعیم سے پچیس کلو میٹر دور وادی فاطمہ گیا وادی فاطمہ ایک کھلی وادی ہے کھجور کے باغات اور چشمہ کے صاف وشفاف نہروں سے بھری پڑی ہے اللہ اکبر وادی غیر ذی ذرع کے اتنے قریب ان باغات اور چشمہ کو دیکھ کر حیرانگی ہوئی وہاں کے لوگ اس چشمہ اور نہر کو حضرت فاطمہؓ کی کرامات میں سے بتاتے ہیں حضرت فاطمہؓ کے نام پر ایک مسجد کے آثار بھی دیکھے جو ترکی کے بنے ہوئے لگتے ہیں۔ مگر مسجد کے عمارت کے کھنڈرات ہیں اس وادی سے واپسی میں راستہ میں حضرت میمونہؓ ام المومنین کا مزار ہے جس کی زیارت کے لئے ہم گئے تھے سڑک کے کنارہ سیدتنا میمونہؓ کے مزار پر فاتحہ پڑھی اور زیارت مزار سے مشرف ہوئے۔ اس پر ترکوں کی بنی ہوئی عمارت تھی مگر اس حکومت نے اس کو منہدم کر دیا اب اینٹوں پتھروں کا ڈھیر ہے اور سیدتنا میمونہؓ کی قبر کے ارد گرد پتھر رکھدئے گئے ہیں۔ کتابوں میں اس جگہ کا نام سرف، پڑھا تھا وہاں عند الاحناف حضور اقدسؐ سے احرام میں حضرت میمونہ کا نکاح ہوا اور بعد میں یہاں ہی ان کا انتقال ہوا اب مزار کی جگہ کوئی آبادی نہ دیکھی گھنٹہ بھر میں اس سفر سے واپس ہوئے اور تنعیم سے ہو کر حرم شریف آ کر عمرہ ادا کیا۔ انشاء اللہ کل پرسوں جبل ثور جا کر غار ثور دیکھنے کا پروگرام ہے۔ جو اونچائی میں جبل نور (غار حراء) سے بھی بڑھ کر ہے۔ مکہ معظمہ میں آپ دونوں حضرات کے گرامی نامے بھی پہنچے یاد فرمائی کا بہت ہی ممنون ہوں۔ آپ حضرات کے ملنے کا اب بہت اشتیاق ہے مگر ابھی خداوند تعالیٰ کی مرضی نہیں ہوئی اور جب تک وہ اپنے گھر میں رکھنا چاہے تو زہے نصیب۔ دوسرے تیسرے جہاز میں سیٹ لینے کی کوشش کر رہا ہوں اگر کامیابی ہوئی تو ۲۰۔۲۵ دن میں انشاء اللہ یہاں سے واپسی ہوگی۔ اور ان شاء اللہ آپ حضرات سے ملاقات ہو سکے گی۔ کامیابی وعافیت کی دعاؤں کا محتاج ہوں

مشاہیر علم کی زیارت: اس سال واقعی علماء مشائخ کی کثرت رہی بعض سے ملاقات ہوئی اور اکثر کا حال معلوم نہیں ہوا یہاں بیت اللہ الکریم کی عظمت وسطوت کے سامنے بڑے بڑے حضرات دب جاتے ہیں۔ اور عام لوگوں کی طرح مشہور ومعروف لوگوں کا بھی پتہ نہیں چل سکتا۔ ایک دن یہاں حرم کے متصل اور سب سے بڑے ہوٹل فندق شبرا میں ایک صاحب سے ملنے کے لئے جانا ہوا اس کو تلاش کرتے ہوئے حیرت ہوئی کہ ہر کمرہ میں دنیا کو کوئی نہ کوئی مشہور مصنف داعی یا عالم یا لیڈر ٹھہرا ہوا ہے اسی ہوٹل میں اخوان المسلمین کے مجلہ المسلمون کے مدیر سعید رمضان (۱) شام کے اخوان کے مشہور داعی ومصنف شیخ مصطفیٰ السباعی اور شیخ الکتانی وغیرہ سے ملاقات ہوئی شیخ سباعی، سے بڑی مخلصانہ

---

(۱) پروفیسر ڈاکٹر علامہ محمد سعید رمضان البوطی حالاً ذربن برائے شیعہ مذہب جامعہ دمشق شام

گفتگو رہی۔ مدینہ میں بھی ان [1] سے ملا تھا۔ شیخ عبدالفتاح ابو غدہ جنہیں میں نے دارالعلوم میں سپاسنامہ پیش کیا تھا بڑے محبت سے پیش آتے رہے انہوں نے اپنی مرتب کردہ مولانا عبدالحیٔ لکھنوی کی کتاب الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل بھی اپنے دستخطوں سے مزین فرما کر عنایت فرمائی جو بہترین کاغذ اور شاندار طریقہ سے انہوں نے شام سے چھپوائی تھی اور جس کا چرچا میں نے کراچی میں سنا تھا اس کتاب پر دارالعلوم کے مؤسس مدظلہٗ اساتذہ طلبہ کے حق میں جذبات محبت بھی تحریر فرمائے۔ ان کے ساتھ مکہ معظمہ کے عالم شیخ حسن مشاط وغیرہ سے بھی ملاقات ہوئی ان حضرات کے علاوہ ہمارے صدر پاکستان اور علماء ومشائخ نے بھی حج میں شمولیت کی۔ پیر گولڑہ۔ پیر تونسہ وغیرہ بھی آئے ہیں۔ توردھیر کے صاحبزادہ محمد ظہور سے عجیب ملاقات ہوئی جو بچپن کے دوست تھے اور پھر کافی عرصہ سے لندن چلے گئے تھے۔ مقام ابراہیم کے سامنے مغربی لباس میں سر جھکائے بیٹھے تھے میرا شک آیا میں سمجھا کہ کوئی مراکشی ہوگا میں نے پوچھا انتم من فین؟ (این) اس نے دیکھکر پشتو شروع کی لندن سے اپنی کار کے ذریعہ یہاں تک آیا ہوا تھا۔ ۵۔۶ دن یہاں رہا پھر بغداد وغیرہ کی راہ سے وطن جانے کے ارادہ سے چلا گیا ہے۔ یہاں اکثر میرے ساتھ رہا اور اصغر شاہ وغیرہ کے تذکرے کرتا رہا برادرم عبداللہ کاکا خیل سے رخصتی ملاقات مدینہ میں ہوئی۔ پھر منیٰ میں ایک دو دفعہ بہت عرصہ بعد ملاقات ہوئی وہ جامعہ کی نگرانی میں بمعہ دیگر طلبہ چار پانچ دن کے لئے آئے تھے پھر مکہ میں اس نے میرے ملنے کے لئے تلاش کی مگر ان سے ملاقات نہ ہوسکی کل مدینہ سے ان کا خط آیا تھا۔ ان شاء اللہ آئندہ ان سے بھی ملک میں ملاقات ہوگی وہ بھی اپنی تعطیلات میں غالباً وطن آجائے۔ شیر علی شاہ صاحب کے کھیت میں خربوز وتربوز اس وقت بھی آرہا ہے۔ اب ان شاء اللہ پھر وہ عصری ملاقاتیں رہیں گی۔ عمدہ تربوز اور ککڑیوں کا انتظام کیجئے۔ جناب سید نور بادشاہ صاحب کے خط میں حاجی غلام محمد صاحب ومولانا محمد عمر صاحب کے سطور بھی نظر سے گزرے ہر سہ حضرات کو سلام کہہ دیجئے۔ ناظم صاحب نے اضاخیل بادشاہ صاحب کے خط میں خط بھیجنے کا لکھا ہے مگر یہ خط تا حال نہیں ملا۔ آپ حضرات کا بہت سارا وقت ضائع کیا۔ نزلہ کی شدت کی وجہ سے دو چار سطور لکھنے کا ارادہ کیا۔ مگر اپنی یاوہ گوئی کی عادت میں بات لمبی ہوگئی۔ اب رخصت چاہتا ہوں۔ تمام احباب رفقاء اساتذہ اکابر طلباء متعلقین رشتہ داروں والدین وغیرہ کو سلام مسنون پیش کردیجئے۔ قاضی صاحب بھی مزوں میں ہوں گے۔ ان سے خصوصی سلام۔ اصغر شاہ صاحب کے

---

(۱) انہوں نے ایک دفعہ اپنا وزیٹنگ کارڈ دیا اور اس پر دعائیہ کلمات لکھ کر کلیۃ الشریعۃ جامعۃ دمشق اور میں نے اس کارڈ کی پشت پر لکھا: ''لاقیتہ بعد العصر یوم الجمعۃ ۲۸/ ذیقعدہ ۸۳ھ فی المدینۃ المنورہ فی غرضۃ بباب مجیدی'' ایک بار انہوں نے حج میں آئے ہوئے محمد یوسف نام کے تین بزرگوں کی توضیح اور تعارف مجھ سے کروانی چاہی میں نے مولانا محمد یوسف بنوری اور امیر التبلیغ مولانا محمد یوسف دہلوی اور مولانا محمد یوسف میر واعظ کشمیر کا تعارف کیا' حضرت بنوریؒ کے ذکر پر ملنے کا اشتیاق ظاہر کیا حضرت بنوری سے ذکر ہوا تو فرمایا ان کی خواہش پوری کرنے کیلئے ساتھ لے کر چلو چنانچہ ایک دن بعد از عصر مکہ کے اسی ہوٹل میں مولانا بنوری کو ساتھ لے کر چلا' دیکھ کر باغ باغ ہوئے خود سباعی صاحب چلنے پھرنے سے معذور ہوگئے تھے۔

''ارشاد مبارک'' کی تعمیل دیار حبیب ﷺ میں داخلہ سے پہلے کی گئی ہے۔ ان سے سلام کہہ دیجئے۔ عبدالرحمن صاحب سلام مسنون کہتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب۔ مولانا عبدالغنی صاحب، مولانا عبدالحلیم صاحب اور دیگر اساتذہ کو بھی سلام۔ والسلام: سمیع الحق پشاوری معلم سید مکی مرزوقی۔ محلہ شامیہ۔ ۲۴ ذی الحجہ ۸۳ھ بروز بدھ۔ مکہ مکرمہ۔

(۸)

۱۶ شوال جمعۃ المبارک ۸۳ھ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سیدی وسندی فی الدارین حضرت والد ماجد دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کافی انتظار اور طویل مدۃ ہوئی مگر حضرت والا کا کوئی خط موصول نہ ہوسکا جس کی وجہ سے تشویش رہی پھر حاجی الطاف صاحب اور مولانا شیر علی شاہ کے خطوط سے آپ کی علالت کا علم ہوکر شدید صدمہ ہوا انہوں نے علالت کی کیفیت بھی نہیں لکھی تھی جس کی وجہ سے تشویش کا ہونا لازمی ہے میری دلی دعائیں ہیں کہ خداوند قدوس آپ کو ہم ناچیزوں کی تربیت وسرپرستی کے لئے تادیر صحیح وسالم رکھے تاکہ ہم آپ کے ظل ہمایونی میں بعافیت و اطمینان زندگی کے لمحات گزار سکیں آمین براہ کرم اپنے احوال سے جلد از جلد مطلع فرماویں تاکہ اطمینان ہو پرسوں اراکین حضرات کے نام خطوط کے ساتھ برادرم اظہار الحق کے نام ایک رقعہ احوال خیریت کا بھیج چکا ہوں امید ہے ملا ہوگا۔ برادرم شیر علی شاہ اور حضرت ناظم صاحب کے خطوط سے مفصل احوال خیریت معلوم ہوئے جس سے اطمینان ہوا۔ حسب الارشاد مولانا قاری محمد امین صاحب ومولانا عبدالحنان صاحب ہزاروی کی خدمت میں خط بھیجدیا گیا۔ یہاں پاکستانی روپے کی قیمت باون ساڑھے باون روپے ہے ہم نے اس خیال سے کراچی نہ بدلوائے کہ شاید وہاں قیمت اچھی ہو۔ حالانکہ وہاں سو روپے کے ۶۰ ریال مل سکتے تھے صرف ایک طالب العلم سے ۶۵ ریال مل گئے تھے۔ ۶۵ ریال کے حساب سے بہرحال ان شاء اللہ آپ کی دعا سے مصارف سفر وایام سفر پورے ہوسکیں گے۔ رہنے کیلئے حرم شریف کے قریب ایک مستقل مکان ایک پاکستانی طالب العلم سے سو ریال ماہوار پر مل چکا ہے اگرچہ جامعہ اسلامیہ میں رہائش کے لئے جگہ ہے مگر وہاں رہنے کی وجہ سے صبح کی نماز اور بعض دوسری نمازیں حرم کی چھوٹ جائیں گی۔ اسلئے ہم نے یہاں رہنے کی صورت اختیار کی۔ برادرم عبداللہ (۱) ہماری وجہ سے ہمارے ساتھ یہاں مقیم ہیں کھانا پینا خود پکاتے ہیں اور بحمد للہ پوری آرام و راحت ہے گو حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ (۲) نے بارہا اصرار کیا کہ یہاں رہو مگر رفقاء کی جدائی بھی مناسب نہ تھی اور نہ سب کا وہاں رہنا مناسب تھا ویسے ان کے ہاں اکثر اوقات آتا جاتا رہتا ہوں بڑی شفقت فرماتے ہیں۔

---

(۱) محب گرامی حضرت مولانا عبداللہ کاکاخیل رحمۃ اللہ

(۲) مرشد عصر حضرت مولانا عباسی مہاجر مدینہ

مولانا بدر عالم میرٹھی مولانا شیر محمد سندھی:

نیز مسجد نبوی کے قریب ہی حضرت مولانا بدر عالم صاحب (۱) مقیم ہیں ان کی مجالس میں بھی بعض اوقات شرکت کرتا ہوں کل بعداز عصر سب مجلس کو برخاست کیا تو مجھے ٹھہر جانے کا کہا اور پھر تنہائی میں آدھ گھنٹہ تک مشفقانہ اور بزرگوارانہ نصیحتیں اور ہدایتیں دیں آپ کو بھی دعائیں دیتے تھے اور سلام عرض کرتے تھے۔ بے حد شفقت کی۔ نیز ایک دوسرے گمنام مگر قطب وقت بزرگ حضرت مولانا شیر محمد صاحب سندھی (۲) جنہوں نے حضرت گنگوہی کی کتاب زبدۃ المناسک کو مرتب و مشرح کیا ہے اور اس وقت مناسک کے پورے دنیا میں امام ہیں بے حد سادہ متواضع اور فقیر انسان ہیں ان کی خدمت میں بھی جاتا رہتا ہوں وہ بھی آپ کو سلام لکھنے کی تاکید کرتے ہیں حاجی فرید الدین کراچی والے معہ اہل و عیال کے اواخر رمضان ہی سے مولانا بدر عالم کے ہاں مقیم ہیں شب و روز مولانا بدر عالم کے دروازہ پر خدمت کیلئے کھڑے رہتے ہیں۔ ایک دفعہ جنت البقیع میں جب وہ بھی پہلی دفعہ حاضر ہوئے ان سے ملاقات ہوئی پھر اپنے والد ماجد حاجی وجیہہ الدین کے مزار پر اپنے ساتھ لے گئے۔ اور وہاں فاتحہ پڑھی عید کے دن بھی ان کے ساتھ حاجی صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھی۔

بہ قصد عمرہ مکہ روانگی:

۲۷ رمضان المبارک کو بہ قصد عمرہ مکہ معظمہ روانہ ہوا۔ محراب النبی میں نفل پڑھکر مواجہ شریف میں حاضری کے بعد روانہ ہوا ظہر کا وقت قریب تھا ذوالحلیفہ میں دوگانہ اور تلبیہ اور نیت احرام کیا ظہر کی نماز مقام بدر میں پڑھی اور ساڑھے چار گھنٹوں میں جدہ پہنچا وہاں فوراً دوسری موٹر ملی اور آدھ گھنٹہ میں بالکل افطار اور اذان مغرب کے وقت مسجد حرام میں داخل ہوا مدینہ سے مکہ اتنی بہترین کشادہ سڑک ہے کہ شاید کہیں نہ ہو بہترین سے بہترین موٹر کار کا زیادہ سے زیادہ کرایہ ۲۰ ریال ہے اور پانچ گھنٹے میں یہ چار سو میل کی مسافت طے ہو جاتی ہے نماز مغرب کے بعد طواف وسعی اور حلق سے فارغ ہوا دو دن دو رات مسجد حرام ہی میں ٹھہرا رہا وہاں ایک عمرہ جعرانہ سے اور دو تنعیم سے آپ اور والدہ ماجدہ کی طرف سے کئے اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ پاسپورٹ پر نقل و حرکت کی پابندیاں ہوتی ہیں اور تحریر ہوتی ہے۔ مگر جامعہ (۳) اسلامیہ کے تعارفی ورقات کوئی وقت نہ ہوئی۔ فارغ اوقات میں جامعہ اسلامیہ اور اساتذہ کے دروس میں شرکت کرتا ہوں جناب میر حسن خان صاحب (۴) سے اگر ملاقات ہوئی تو جو خدمت ہو سکے کروں گا۔ ان شاء اللہ حج

(۱) محدث جلیل مولانا بدر عالم میرٹھی مصنف ترجمان السنۃ و فیض الباری وغیرہ (۲) شارح زبدۃ المناسک حج و عمرہ کے موضوع اپنے وقت کے ملا علی قاریؒ (۳) یہ تعارفی ورقہ عالم اسلام اور سعودی عرب کے برگزیدہ شخصیت شیخ بن باز رحمۃ اللہ کا لکھا ہوا تھا۔

(۴) مانکی شریف کے سرکردہ شخصیت جناب حج خان صاحب' بیرسٹر امین خٹک وغیرہ برادران کے والد تھے' حج پر گئے تھے حضرت والد ماجد مدظلہ نے انکی خیریت دریافت کرنے اور خدمت کرنے کا لکھا تھا' مرحوم اسی سفر حج میں وفات پا گئے اور جنت المعلیٰ میں تدفین ہوئی۔

کے بعد واپسی کیلئے جدہ (۱) کی راہ سے خیال ہے مگر جگہ ملنے کا مسئلہ مشکل ہوتا ہے اور یہ معاملہ جناب حسن خان صاحب کے ہاتھ ہے۔ اور وہ ذرا سخت مشہور ہیں۔ گو ان سے یہاں ملاقات ہوتی رہتی تھی مگر میں نے کہنا مناسب نہ سمجھا آپ جناب عبدالحمید خان (۲) صاحب کو جلد از جلد ایک تاکیدی خط لکھ دیں کہ وہ حسن خان صاحب کو اس خاص معاملہ کے بارہ میں نہایت تاکید کر دیں کہ حج کے بعد سمیع الحق کو بمعہ ایک رفیق کے ضرور بالضرور پہلی جہازوں میں جگہ دیں ان کو وہاں سے خط لکھنے کی وجہ سے شاید وہ اہمیت محسوس کر کے کام کر لیں۔ آپ عبدالحمید خان صاحب کو اس بارہ میں جلد جوابی خط لکھ دیجئے۔ کیونکہ بحرین کا راستہ مشکل اور اس کے علاوہ بحرین جیسے بے کار جگہ میں مہینوں انتظار بہت مشکل ہے۔ اور پھر بلا سفارش و تعارف جدہ میں بھی مہینوں آخری جہاز کا انتظار کرنا پڑتا ہے امید ہے دارالعلوم کا داخلہ قریب الاختتام ہوگا یہاں عید بروز جمعرات ہوئی۔ دعوات صالحہ کا بے انتہا محتاج ہوں کہ خداوند قدوس یہاں کے آداب و برکات نصیب فرماوے اور آئندہ مراحل بھی آسان ہوں جواب کا شدید منتظر ہوئی۔

(۹)

بروز منگل ۱۹رمئی ۱۹۶۴ء

حضرت قبلہ وکعبہ والد ماجد مدظلہ متعنا اللہ بطول بقائہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے مزاج گرامی بالخیر ہونگے۔ اس سے قبل ایک عریضہ مفصل ارسال کر چکا تھا شاید ملا ہوگا۔

<u>جدہ کے راستے واپسی کی کوششیں:</u> میں کل سے یہاں جدہ آیا ہوا ہوں کل دوسرا جہاز جا رہا تھا اگر کوشش کرتا تو شاید اس میں بھی جگہ مل جاتی مگر برادرم سعید الرحمٰن کے چچازاد بھائی مولوی عبدالروف سفینہ حجاج کے چوتھے جہاز سے آئے تھے اور وہ ان کی رفاقت میں جانے کی کوشش کر رہے تھے اس لئے ہم نے ان کو چوتھے جہاز سے تیسرے میں شامل کرنے کی کوشش کی اور اپنے لئے بھی تیسرے جہاز کے لئے درخواست دی تھی آج حسن خان صاحب سے ملا تھا بظاہر اس نے پختہ وعدہ کر لیا کہ تیسرے جہاز میں چلے جاؤ گے اب غالب امید ہے کہ ان شاء اللہ العزیز ہم اکٹھے تیسرے جہاز سے جو ۳ جون کو جا رہا ہے روانہ ہو جائیں گے۔ یہ جہاز ان شاء اللہ دس جون کو غالباً کراچی پہنچ سکے گا کراچی میں دو چار دن بحرین کے ٹکٹ کی واپسی اور ڈیپازٹ وغیرہ کی واپسی کے لئے ٹھہرنا ہوگا روانگی کی اطلاع کراچی سے دیدوں گا۔ اور یہاں سے جہاز کی یقینی روانگی کی اطلاع دیدوں گا احتمال ہے کہ عین موقع پر تیسرے جہاز میں بھی

(۱) میں براستہ بحرین انڈیا کے تجارتی جہاز سے گیا تھا۔ جدہ سے کراچی سفینۃ الحجاج نامی ایک بحری جہاز آتا جاتا تھا اس میں سیٹ کا حصول جوئے شیر لانے کے مترادف تھا یہ حسن خان صاحب حج آفیسر تھے۔ (۲) حضرت والد ماجد کے خاص احباب میں سے تورڈھیر صوابی کے علم دوست شخصیت تھے۔ مذکورہ حج افسر حسن خان صاحب ان کے عزیزوں میں سے تھے۔

جگہ نہ مل سکے آخری وقت تک یقینی حال جہازوں کا معلوم نہیں ہوتا۔ مگر بظاہر امید ہے الحمد للہ کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے بیت المکرم و معظم کے جوار میں بھی وقت گذارنے کا شرف عطا فرمایا آپ کی صحت کے بارہ میں تشویش رہتی ہے کافی دنوں سے آپ کے احوال سے بھی مطلع نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی عطا فرماوے۔ برادرم سعید الرحمٰن سلام مسنون کہہ رہے ہیں ہم آج بعد از عصر ان شاء اللہ مکہ معظمہ چلے جائیں گے۔ ناظم صاحب کا گرامی نامہ ہسپتال سے لکھا ہوا ملا تھا معلوم نہیں وہ پشاور میں ہیں یا واپس ہوئے ہیں دوسرا عریضہ اگر وہ پشاور میں ہو تو انہیں بھی دے دیں والدہ ماجدہ۔ جدہ محترمہ اور گھر کے سب بڑے چھوٹوں کو سلام مسنون اور درخواست دعا۔ اراکین حضرات اساتذہ دارالعلوم ناظم صاحب دیگر ناظمین حضرات مولانا شیر علی شاہ صاحب وغیرہ کو سلام مسنون پیش ہے۔

والسلام : سمیع الحق غفرلہ (حال وارد جدہ) معرفت سید مکی مرزوقی محلہ شامیہ مکہ مکرمہ۔

(۱۰)

۲۳ر اپریل ۱۹۶۴ء یوم الخمیس۔ از مدینہ طیبہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

برادرم عزیزی انوار الحق سلمہ اللہ تعالیٰ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا گرامی نامہ چند دن قبل ملکر کاشف احوال بنا میں نے خود کافی دنوں سے عریضہ بھیجنے کا ارادہ کیا تھا مگر موقعہ نہ مل سکا والد صاحب مدظلہ کے گرامی نامہ کے ساتھ بھی آپ کے خط سے تسلی ہوئی الحمد للہ کہ خداوند تعالیٰ نے بہاولپور اور پھر اکوڑہ خٹک میں قرآن مجید سنانے کی توفیق دی اس دفعہ ماشاء اللہ قرآن مجید آپ کو خوب حفظ تھا والد صاحب نے بھی خوشی ظاہر کی ہے اللھم زد فزد۔ آپ نے علالت کے بارہ میں تفصیل نہیں لکھی تھی کل والد صاحب مدظلہ کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ کو بے خوابی کی شکایت ہے اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وصحت کلی عطا فرمادے میں نے ہر موقع پر آپ سب کے لئے دین اور دنیوی فلاح و کامیابی کی دعائیں کی ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرما کر ہمیں اپنے نعمائے ظاہری و باطنی کا مورد بنادے اور سلف صالح کے نقش قدم پر چل کر دین کے لئے کارآمد بنادے آپ شب و روز شوق و ذوق سے اپنے تعلیمی مشاغل میں لگے رہیں اچھا ہوا کہ آپ آگئے کم از کم ایک سال تو پورا ہونا چاہئے تھا بعد میں دیکھا جائے گا ورنہ آپ کا یہ پورا سال ہی ضائع جاتا۔

<u>مدینہ کا جامعہ:</u> یہاں جو جامعہ حکومت کی نگرانی میں ہے اس کا مقصد بھی صرف اپنے ایک خاص مسلک سلفیت و عدم تقلید کی تائید و تشہید ہے اس کے دروس و محاضرات میں شریک ہو کر میرا یہ یقین اور بھی پختہ ہوا کہ ہمارے ہاں کے مروج درس نظامی اور طریقہ درس و تدریس میں جو تصلب و تعمق ہے اس کا عشر عشیر بھی کہیں اور نہیں اور نہ اکثر جگہ اساتذہ میں جامعیت ہے پڑھائی کا طریقہ یہاں بھی عصری تعلیم گاہوں کی طرح ہی ہے۔ ٹائم ٹیبل اور ڈسک و میز پر یہ تعلیم ثمر آور نہیں ہو سکتی میں بحمد للہ بخیر و عافیت تا حال مدینہ منورہ میں مقیم ہوں مدینہ طیبہ کے شب و روز بڑے آرام و راحت و

سکون سے گذرے بحمد اللہ عزوجل کہ خداوند قدوس نے دوڈھائی مہینہ جوار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سعادت سے مشرف فرمایا۔ پچھلے ہفتہ جامعہ کی طرف سے ایک رحلہ میں ایک دن کے لئے یہاں سے بجانب شام ایک سو پچاس کلومیٹر دور خیبر بھی جانا ہوا خیبر کے تاریخی قلعہ کے آثار وکھنڈرات دیکھے اور کھجور کے باغات دیکھ کر **ما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القری.** اور **ما قطعتم من لینۃ** اور **یخربون بیوتھم بایدیھم و ایدی المومنین** کے مناظر مشاہدہ میں آئے والحمدللہ

اکابر پاک وہند کا اجماع: اس دفعہ معمول سے زیادہ اکابر ومشائخ جمع ہو رہے ہیں۔ مولانا بنوری صاحب مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا غلام غوث صاحب نیز حضرت قاری طیب صاحب صاحبزادہ سالم صاحب اور دیگر حضرات یہاں مدینہ میں قریب ہی ٹھہرے ہوئے ہیں مکہ معظمہ میں شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب مولانا محمد یوسف دہلوی اور مولانا اسعد مدنی صاحب وغیرہ جمع ہو رہے ہیں ہم بھی ان شاء اللہ یکم ۲ ذی الحجہ کو مکہ معظمہ روانہ ہو جائیں گے۔ آپ لوگوں کی چھٹیاں جون جولائی میں ہونگی اور پھر ممکن ہے کہ بہاولپور سے آگے کا سفر اکٹھا ہی ہو جائے ابھی میری روانگی کے راستہ اور تاریخ کا تعین نہیں ہوسکا۔ اگر اپنے احوال سے مطلع کریں تو مولانا محمد یامین صاحب مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے معرفت خط بھیجدیں یہاں چند دنوں سے مولانا عبدالغفور مدنی صاحب کے ہاں مقیم ہوں پہلے ایک الگ مکان کرایہ پر ملا تھا۔ والد ماجد کا خط کل آیا تھا خیریت سے ہیں۔ یہاں سے سب رفقاء سلام کہتے ہیں مولانا مظفر شاہ صاحب [1] کی اسٹیشن پر تکلیف فرمانے اور پھر ملاقات سے محرومی کا بھی افسوس ہے۔ مولانا صدیق شاہ صاحب اور دیگر واقف حضرات اور حضرت علامہ افغانی مدظلہ کو سلام مسنون کہہ دیجئے۔

والسلام : سمیع الحق (نزیل مدینہ طیبہ۔ ص ب نمبر ۱۸۵ مدینہ طیبہ۔ سعودی عرب)

(۱۱)

ذیقعدہ ۸۳ء مارچ ۶۴ء

از روضتہ من ریاض الجنۃ المعطرہ علی صاحبھا الصلوۃ والتسلیم

برادرم محترم حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب وحضرت مولانا سلطان محمود صاحب وحضرت مولانا قاضی صاحب زید کرمکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ والد ماجد مدظلہ کے نام عریضہ میں کچھ احوال خیریت لکھدیئے ہیں۔ اسی پر اکتفا کرتا ہوں نماز کا وقت قریب ہے مختصر اعرض ہے برادرم شیر علی شاہ کے گرامی نامہ وداد ومحبت سے جتنی خوشی ہوئی اس کا اظہار نہیں کرسکتا بار بار پڑھ کر اپنے دیار مولد ومسکن کے اطراف وفضاؤں میں نہ صرف میں نے بلکہ رفقاء نے بھی اپنے

---

(۱) حقانیہ کے قدیم فضلاء میں سے تھے جامعہ اشرفیہ میں تدریس اور چوک یادگار کی مسجد میں خطابت کے فرائض انجام دیئے۔ ہمارے صدیق ہم درس وہم جماعت مولانا محمد صدیق شاہ الازہری مرحوم ماشوگگر بڈھ بیرہ سے تعلق تھا۔ پچھلے سال واصل بحق ہوئے۔ مولانا انوار الحق سمیت یہ حضرات شوق وفور علم میں بہاولپور کے جامعہ میں طالب علم بن گئے تھے۔

آپ کو محسوس کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عطا فرمادے۔ غالباً دارالعلوم کے مشاغل انتہائی نقطۂ عروج تک پہنچ گئے ہیں اس لئے ناظم صاحب کو خواہش کے باوجود موقع نہ مل سکا ہوگا۔ بحمد اللہ یہاں بہمہ وجوہ خیریت ہے قیام مدینہ طیبہ اب آخری مراحل میں داخل ہے الوداع الفراق یارسول اللہ

صحبت یار آخر شد۔ حیف در چشم زدن صحبت یار (ﷺ) آخر شد روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

درحقیقت مدینہ طیبہ کے قیام کا لطف ان بیچاروں کو زیادہ محسوس نہیں ہوسکتا جو آتے ہی ایک ہفتہ میں بوریا بستر مجبوراً سمیٹ کر واپس ہوتے ہیں ابھی طبیعت اتنی جلد مانوس بھی نہیں ہوتی کہ ان کو نکالدیا جاتا ہے ہمیں تو چونکہ بفضل ایزدی تعالیٰ قیام کا موقعہ زیادہ ملا۔۔۔۔ (اب نماز کھڑی ہورہی ہے باقی بعد از صلوٰۃ) بفضلہٖ تعالےٰ عزوجل ڈھائی مہینے مجاورت رسول علیہ السلام کے نصیب ہوئے تو گویا بوجہ مانوس ہونے کے اب مدینہ طیبہ اپنا ہی گھر معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکات سے صحیح معنوں میں مالا مال فرمادے۔ خداوند تعالیٰ وہاں مکہ معظمہ کے قیام میں سکون و اطمینان سے محظوظ فرمادے تاکہ وہاں کے درودیوار سے بھی پوری شناسائی ہو۔

خیبر وفدک کا علمی سفر: ہم پرسوں بروز جمعرات دوپہر جامعہ کی آرام دہ شاندار بسوں میں علمی وتفریحی پکنک پر گئے دو بسوں میں تقریباً سو طلبہ ایک کار میں ایک دو اساتذہ[1] اور ایک ٹرک میں سامان سفر لدا تھا خیبر جہاں ہمارا جانا تھا شام وتبوک کے راستہ میں مدینہ طیبہ سے ۱۵۰ کلومیٹر ہے سڑک پختہ اور بہت ہی اچھا ہے تقریباً گھنٹہ بھر ہمارا قافلہ پیچ در پیچ پہاڑوں سنگلاخ اور سیاہ پتھر کی وادیوں سے گزرتا ہوا صلصلہ نامی جگہ پہنچا جو ایک کھلی وادی ہے یہاں رات ٹھہرنا اور قیام کرنا تھا۔ یہاں تک دشوار گذار پہاڑ اور سنگلاخ تپتے ہوئے خشک بے آب وگیاہ وادیاں دیکھ کر حضور اقدس علیہ الف الف مرۃ تحیۃ اور ان کے جان نثار صحابہ کرام کے عزم وہمت اخلاص وعزیمت اور جہاد فی الاسلام کے لئے قربانیوں کے تصور سے حیرت ہوئی کہ ان دشوار گزار پہاڑیوں میں جب کہ سڑکیں تھیں نہ راستے اور تلوار کی نوکوں کی طرح تیز پتھروں پر پیدل چلنا بھی مشکل تھا کس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر وتبوک کے غزوات کے موقع پر یہ راستے پیدل طے کئے جبکہ ساری دنیا ان کے خلاف اکٹھی ہوگئی تھی۔ درحقیقت یہ راستے اور شاہراہ دیکھے بغیر حضور ﷺ کی قربانی اور جہاد فی سبیل اللہ کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔ صلصلہ میں قافلہ ٹھہرا اور فوراً اس پُرفزا وادی میں شامیانے لگادیئے گئے۔ کھانے پینے اور آرام وراحت یہاں تک کہ بجلی پیدا کرنے کی مشین وغیرہ تک کا انتظام ساتھ تھا

(۱) شیخ ناصر الدین البانیؒ ان اساتذہ میں ایک عالم اسلام کے معروف شخصیت اور علم حدیث بالخصوص علم اسماء الرجال اور الجرح والتعدیل میں اپنے وقت کے امام الشیخ ناصر الدین البانیؒ تھے جن کے ساتھ اس علمی سفر میں اور پھر قیام مدینہ طیبہ کے دوران ان کے مکان پر ناچیز اور برادرم مولانا عبداللہ کاکا خیل (جو بوجہ ذہانت واستعداد کے ان کے چہیتے شاگرد تھے) کی ان کی متفردانہ آراء پر علمی نوک جھونک جاری رہتی تھی؛ شیخ البانی ہی اس سفر کے مشرف تھے۔

شامیانے جماعتوں پر تقسیم کئے گئے۔ اور تمام شامیانوں کو ایک ہال کی شکل میں لگا دیا گیا۔ بستر بچھا دیئے گئے۔ رات وہاں گذاری زیادہ وقت اساتذہ کے ساتھ طلبہ کی علمی بحث ومباحثوں میں گذرا رات کو تناوبا خیموں کی حراست طلبہ نے کی عجیب پر لطف رات تھی اور اتفاق سے یہاں کی چودھویں رات تھی طلبہ کی پریڈ وغیرہ کا پروگرام بھی تھا کبڈی نشانہ بازی بھی ہوئی۔ بندوق اور کارتوس سب جامعہ کی طرف سے تقسیم ہوئے تھے وہاں پہنچ کر سب سے پہلے ہمیں عربوں کا عشا یعنی عشاء کا کھانا کھلایا گیا۔ جو عموماً پنیر بند ڈبوں کی مچھلی خشک روٹی پیاز اچار اور لیمو وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس صحرا میں شام ولبنان کے پیک شدہ فواکہ تفاح وبرتقال بھی بار بار تقسیم کئے جاتے رہے۔ یجبیٰ الیہ من کل الثمرات کی شان یہاں ہر جگہ نمایاں ہے رات یہاں گذار کر بروز جمعہ صبح دس گیارہ بجے ہمارا قافلہ خیبر روانہ ہوا سنگلاخ زمین خشک وادیوں میں دور دور تک آبادی کا نام نشان نہ تھا کہیں کہیں اونٹوں کے چرنے سے دور کہیں آبادی کا اندازہ ہوتا تھوڑی دیر میں وادی القریٰ پہنچے جہاں حضورﷺ نے خیبر سے واپسی کے بعد اہل القریٰ سے جہاد فرمایا اس وقت یہاں کی چھوٹی چھوٹی آبادیاں تھیں اب تو کچھ بھی نہیں۔ یہ وادی سرسبز تھی اور پانی بھی جگہ جگہ بہہ رہا تھا۔ کھجور کے باغات تھے۔ وادی سے گذرتے ہوئے ہم نماز جمعہ سے ایک گھنٹہ قبل خیبر پہنچے اونچے اونچے پہاڑوں کے درمیان اس سرسبز وشاداب نخلستان کو دیکھ کر حیرت ہوئی دو تین میل تک کھجور کے باغات شاندار فضا عجیب وغریب ماحول تھا والنخل بٰسقٰتٍ لھا الخ۔ باغات کے نیچے چشمے بہہ رہے تھے۔ وہاں کے بازار کی آبادی بالکل اپنے لنڈیکوتل کی طرح تھی چھوٹا سا قصبہ تھا اس جگہ کی سرسبز وشادابی کو دیکھ کر اندازہ لگا کہ کیوں یہود بنو قریظہ وبنو نضیر نے اس اہم جگہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ نماز جمعہ سے قبل قصبہ سے متصل اس مشہور قلعے پر چڑھے جو وہاں ایک پہاڑی پر واقعہ ہے اور مرحب کے قتل اور محاصرہ کا واقعہ وہاں پیش آیا۔ اور اس قلعہ کی مضبوطی اور مرکزیت کے وجہ سے آس پاس کی شکست کے بعد یہودی اس میں مقابلہ کے لئے جمع ہوئے تھے۔ وظنوا انھم ما نعتھم حصونھم من اللہ" حضورﷺ کے قربان جایئے اتنی سخت ترین جنگی مورچوں پر اسلام کا جھنڈا کس طرح لہرایا۔ ایسے قلعہ کا محاصرہ اور فتح واقعی نصرت خداوندی کا نتیجہ تھا۔ حضورﷺ کا ارشاد نصرت بالرعب مسیرۃ شھر کی بداہت علی رائی العین ہوئی ہم تو بمشکل اس پہاڑی قلعہ پر چڑھے۔ پھر وہاں قلعے میں خوب گھومے اور دور دور تک وہاں سے خیبر کے نخلستانوں کا نظارہ کیا۔ قلعہ کے نیچے ہی گاؤں کی جامع مسجد ہے۔ وہاں جمعہ کی نماز پڑھی۔ خطیب صاحب اور حاضرین اکثر اہل بداوۃ وقریٰ تھے۔ مسجد اور وہاں کے لوگوں کی سادگی میں خیر القرون اور عرب عرباء کا جھلک پایا جاتا تھا بوجہ جمعہ کے دور دور قریٰ کے لوگ بھی آئے تھے کھجور کے تنوں پر وسیع مگر سادہ مسجد بنی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر باغات اور چشموں کو دیکھنے کے بعد واپس ہوئے گھنٹہ بعد صلصلہ پہنچے جہاں ہمارے خیمے وغیرہ لگے تھے۔ عصر کے وقت ہمیں وہاں کھانا کھلایا گیا اصل کھانا پکنک کا یہی تھا۔ دد دنبے عربی طرز سے پکائے گئے

تھے وہاں سے عصر پڑھ کر روانہ ہوئے۔ اور عشاء کی نماز کو مدینہ طیبہ بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ مولانا شیر علی شاہ واقعی اب تو بہت ہی مصروف ہو نگے۔ الحمد للہ کہ مشکوٰۃ شریف کی وجہ سے احادیث رسول ﷺ کے ساتھ کچھ شغل کی توفیق ہوئی دل را بدل رھیست میری درسگاہ میں درس دینے سے اور بھی خوشی ہوئی کہ کم از کم مکان کی وجہ سے ایک دور افتادہ مکین کی تذکیر و تذکر تو ہوتی رہے گی۔ مدینہ طیبہ اور دیگر تمام مواقع و مشاہد میں آپ برابر یاد کئے جاتے رہے ہیں۔ کاش آپ کی رفاقت ہوتی تو بڑا لطف آتا کم از کم سفر میں آپ سے بہتر رفیق نہیں پایا کیا عجب کہ میرا اس مرتبہ تنہا آنا آئندہ کیلئے رفاقت میں آنے کا پیش خیمہ ہو۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز. حضرت مولانا عبد الغفور صاحب مدظلہ کو آپ کے برادرم اصغر شاہ حضرت قاضی صاحب سب حضرات کے تسلیمات پیش کئے جاتے ہیں۔ برادرم سعید الرحمٰن و برادرم عبد اللہ کو بھی آپ کے خطوط پہنچا دیئے گئے۔ یہ خط ظہر کو شروع کیا تھا پھر آدھا رہ گیا اب بعد از عصر مسجد نبوی کے صحن سے لکھ رہا ہوں۔ اس وقت مدینہ طیبہ پر بادل چھایا ہوا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ گنبد خضرا سے ٹکرا کر معطر ہواؤں سے مشام جان معطر ہوتا ہے۔ اس وقت برادرم عبد اللہ بھی تھوڑی دیر کے لئے ملنے آبیٹھے ہیں وہ اس وقت بعد از عصر جامعہ سے آئے ہیں یہاں ملاقات ہو جاتی ہے اور وہ بعد از عشاء واپس جامعہ چلے جاتے ہیں۔

<u>مسجد نبوی کی علمی محفلیں:</u> میرے سامنے صحن میں ایک غیر مقلد پاکستانی تقریر کر رہا ہے اس نے عدم تقلید پر اور شاید پاکستان کے بریلوی طبقہ کے خلاف تقریر کی اس سے بعض حضرات ناراض ہوئے اور پولیس دو تین دفعہ اردگرد جمع ہوگئی۔ محمد شفیع اوکاڑوی صاحب بھی دور دور سے اس مقرر کو غصہ میں گھورتا رہتا ہے۔ وہ آج کل یہاں آیا ہے اکثر وہ نماز با جماعت کے بعد دوبارہ اعادہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں کی برکات اتفاق و اتحاد سے محروم کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کے حال پر رحم فرمادے کاش حضرت سرورِ کائنات ﷺ کے اردگرد کسی باہمی بغض و عناد کا مظاہرہ نہ ہوتا اور افراط و تفریط سے علیحدگی اختیار کی جاتی۔

<u>علامہ محمود طرازی بخاری، علامہ فرغانی:</u> یہ دائیں طرف ایک بخاری ترکی مہاجر عالم ہیں جو سید محمود طرازی کا مسند درس ہے اس کے اردگرد بوڑھے نورانی چہروں والے ترکستانی بخاری مہاجر مدینہ جمع ہیں ان کو دیکھ کر قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ ترکستانی علماء میں ایک شیخ محمد حامد فرغانی معمر عالم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب کاملپوری کے زمانہ سہارنپور کے شاگرد حدیث ہیں وہ بڑی محبت کرتے ہیں اگلے دنوں انہوں نے اپنے مکان پر تکلف دعوت دی۔ حضرت مولانا عبد الغفور صاحب مدظلہ کو ہماری دعوت میں شریک کیا ان کی سادگی اور غربت کے باوجود ان کی دینی عظمت عجیب ہے۔ بایں ہمہ کہ ایک اہم کتاب فقہ الفتح الرحمانی فی فتاوی ابی المعانی کے مصنف ہیں مگر خود گھر پر خیاطہ کرتے ہیں اور اولین علماء و مشائخ دباغ سماک۔ خیاط اور دیگر اہل کسب علماء کی یاد تازہ ہو جاتی ہے آج صبح بڑے اصرار

پر ناشتہ کے لئے لے گئے تھے ان کے ساتھ انشاء اللہ دیگر علماء و مشائخ مدینہ جو پکے احناف مہاجر بزرگ ہیں سے ملنے کا پروگرام ہے۔ اب رخصت چاہتا ہوں ان شاء اللہ اوائل ذی الحجہ میں مکہ معظمہ روانگی ہوگی بات بہت طویل ہوتی جارہی ہے۔ لذیذ بود حکایت دراز تر گفتیم۔ میری طرف سے والدین مکرمین برخوردار امجد علی شاہ۔ اور اہل بیت برادرم سردار علی شاہ اور دیگر تمام واقفین کو سلام مسنون۔ برادرم اصغر شاہ و برادرم قاضی انوار الدین مولانا محمد قمر مولانا گل رحمٰن (مجنون نبی عجل) کی خدمت میں مضمون واحد ہے۔ برادرم شرح وقایہ اور دیگر کتابیں میری آمد تک تیزی اور شوق سے پڑھائیں تاکہ بوجھ میرا ہلکا ہو۔ کیونکہ اس دفعہ بمشکل میری طبیعت اس کو آمادہ ہوسکے گی۔ آپ پر بلاشبہ دفتر۔ والد صاحب کی ڈاک اور تدریس کا بوجھ پڑ گیا ہے اللہ تعالیٰ صبر اور اجر اور توفیق عطا فرمائے۔ مکرمی مخدومی حضرت ناظم صاحب کیلئے مضمون بھی واحد ہے اسی وقت ان کا گرامی نامہ ملا بہت بہت شکریہ اللہ تعالیٰ اجر دے انشاء اللہ کسی وقت بھی دعا میں نہیں بھولوں گا۔ اور حضرت سے بھی کراؤں گا۔ اور آج کل تو حضرت کے مکان کے پہلے ہی بیٹھک میں مقیم ہوں عصر کے بعد اور بعض دیگر مجالس کے ملفوظات بھی قلمبند کرتا رہتا ہوں اور ان کو سنوا کر ان سے تصحیح و ترمیم کراتا ہوں آپ اور برادرم اصغر شاہ اور دیگر متعلقین کے لئے ایک محبوب تحفہ ہوگا۔ ان شاء اللہ۔ آپ کی بیماری اور تکلیف سے صدمہ ہوا آپ نے تفصیل نہیں لکھی اللہ تعالیٰ شفا کاملہ عطا فردے۔ اشد الناس بلاءً الانبیاء الخ۔ آج کل لاہور کے شاہ علاء الدین صاحب۔ جمیل صاحب نعت خوان بھی حضرت کے مکان میں ہیں مدینہ کے نعت اور مدینہ میں سبحان اللہ جب جمیل بعد از عصر نعت پڑھتے ہیں تو عجیب لطف ہوتا ہے۔

شیخ عباسی کی مزوری میں جنت البقیع کی زیارتیں: کل بعد از صبح میں اور شاہ علاء الدین حضرت عباسی صاحب کیساتھ بقیع الغرقد گئے۔ حضرت نے ایک ایک مزار مبارک پر مزوّری کا کام کیا۔ خود سلام و دعوات پڑھواتے حضرت نے بقیع میں شاہ ابو سعید مجددی شاہ عبدالغنی مجددی حضرت سید آدم بنوری اور دیگر مشائخ سلسلہ کے مزارات کی بھی نشاندہی کرائی اسی طرح مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور اپنی والدہ و اہل بیت کے مزارات پر بھی فاتحہ پڑھوائی۔ الحمد للہ حضرت مولانا لطف اللہ آپ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ انکا مکتوب ارسال ہے اگر جلد جواب دیں تو یہاں کے پتہ پر لکھ دیں ورنہ پھر مکہ معظمہ کے پتہ پر احوال جلد جلد لکھ دیا کریں حضرت والد ماجد کی صحت کے بارہ میں تشویش ہے براہ کرم ہر ممکن طریق سے انکے متعلقہ کتب میں تخفیف ہونی چاہئے۔ بخاری و ترمذی کی جلدین اخیرین تو ضرور ان سے الگ کر دیجئے۔ اگر خط لکھیں تو حکیم محمد عمر صاحب اور دیگر احباب کو میرا سلام لکھ دیا کریں خط لکھنے کی فرصت نہیں ہوتی۔ تمام اساتذہ اور طلبہ و اراکین اور جن حضرات کے نام آپ نے خط میں لکھے ہیں سب کو سلام کہہ دیں نیز والد صاحب کے بارہ میں ضرور لکھدیں اگر جیبی گھڑی پرانی ہے تو میں نئی لے آؤنگا۔ میں نے اگلے خط میں کتابوں کے بارہ میں لکھا ہے

امراء اس کے ساتھ تھے یہاں کے خاص انعامات خداوندی میں سے اس سال کا موسم بھی ہے' بعد از عصر ساری رات ایسی ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں کہ رات کو چادر اوڑھنا پڑتی ہے دھوپ میں بھی تکلیف محسوس نہیں ہوتی حالانکہ یہاں کا موسم شدید گرم مشہور ہے۔

قاری محمد طیب قاسمیؒ : حضرت قاری حضرت محمد طیب صاحب سے مدینہ منورہ اور پھر یہاں بھی ملاقات ہوتی رہی یہاں ان کا قیام بھی ہمارے معلم کی مرزوقی کے ہاں ہے میں نے ان سے بڑے اصرار سے پاکستان جا کر دارالعلوم کے جلسہ میں شرکت کا کہا۔ حضرت قاری صاحب ۷ مئی کو یہاں سے دو تین دن کے لئے بچوں سے ملنے پاکستان جائیں گے مگر انہوں نے مختصر قیام اور جلد دیو بند پہنچنے کی وجہ سے معذرت کی ہے میں نے ان سے کہا کہ کئی۔ال سے جلسہ رکا ہوا ہے فرمایا کہ وہاں لاہور قاری سراج احمد صاحب کے پتہ پر اُن دنوں خط لکھ دیجئے۔ مگر بظاہر میں ٹھہر نہیں سکوں گا اور جلد ہی پاکستان سے دیو بند جاؤں گا ان کے صاحبزادے مولانا سالم صاحب اور پیش کار مولانا عبدالحق صاحب اور خود قاری صاحب نے سلام و دعوات کے لئے بہت تاکید کی ہے حضرت مولانا زکریا صاحب سے بھی ایک دو دفعہ ملا انہوں نے بھی آپ کو سلام لکھنے کی تاکید کی ہے اور دعائیں دیں بعد از عصر تا بعد از عشاء وہ حرم شریف میں ہی رہتے ہیں اسی طرح مولانا یوسف دہلوی کی تقاریر بھی حرم میں ہوتی رہتی ہیں۔ ہمارے مولانا بنوری صاحب' مولانا مفتی محمود صاحب' مولانا ہزاروی صاحب سب خیریت سے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب بھی کل پرسوں آئے ہوئے ہیں۔ مگر تا حال میری ملاقات ان سے نہیں ہوسکی۔ میر حسن خان مرحوم کی وفات کا علم مجھے مدینہ میں ہوا تھا میں ان کے انتظار میں تھا کہ وہ آئیں تو ان کی حتی المقدور خدمت کروں مگر ان کا وقت مکہ مکرمہ میں پورا ہوا یہاں آ کر ان کے خادم اجمل خان سے ملا جو میری تلاش میں تھا ان سے آخری حالات معلوم ہوئے جو بہت ہی خوش آئند اور مبارک تھے اللہ تعالیٰ اسے غریق رحمت کردے پرسوں اجمل خان جنت المعلیٰ میں ان کے مزار پر لے گیا اور فاتحہ خوانی کی ان کے صاحبزادوں نے یہاں لکھا تھا کہ آپ مانکی شریف تعزیت کے لئے تشریف لائے تھے بہرحال اس کی خوش قسمتی تھی کہ جنت المعلیٰ میں حرم کے پہلو میں جگہ ملی۔ ڈاکٹر شیر بہادر اور بابو صاحب سے ملاقات ایک دو دفعہ ہوئی خیریت سے ہیں اسی طرح راحت گل صاحب اور خان سید سے بھی حرم میں ملاقات ہوئی ہے سب ٹھیک ہیں جناب سید نور بادشاہ صاحب کے خط سے دارالعلوم کے تعمیری حالات اور نئی زمین خریدنے کا علم ہوا' اللہ تعالیٰ حضرت والا کی سرپرستی میں کل یوم ترقیات عظیمہ عطا فرمادے بحمد للہ حضرت اقدس کی دعاؤں سے بخیر و عافیت ہوں گھر میں سب حضرات خصوصاً والدہ محترمہ کو تسلیمات و تعظیمات پیش ہیں میری حقیر دعائیں ہر لحظہ والدین مکرمین کے حق میں رہتی ہیں اسی طرح طواف میں بھی ان کو شریک کیا جاتا ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کی دعاؤں کی بدولت کل اور پرسوں اور باقی ایام کے مناسک حج کی باحسن

امید ہے کہ آپ نے اس کا جواب لکھ دیا ہوگا۔ یہ خط آج بروز پیر ڈاک سے ڈال رہا ہوں بحمد للہ صبح نماز سے ایک گھنٹہ بعد بارش شروع ہوئی ہے اور ابھی تک بوندا باندی ہے۔ بحمد للہ گنبد خضرا کے گرد پرنالوں کے نیچے کھڑے ہونے کا موقع ملا ہے۔ والسلام

(۱۲)

از مسجد الحرام زادہ اللہ مجداً و شرفاً۔ ۷ ر ذی الحجہ اتوار ۱۹ ر مارچ ۱۹۶۴ء

مکۃ المکرمہ۔ شرفہا اللہ تعالیٰ۔

سیدی و سندی و والدی دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ۳۰ ذی قعدہ کو بخیر و عافیت اور بہ آرام و راحت مکہ معظمہ شرفہا اللہ وزادھا مجداً و مھابۃً۔ پہنچا ہوں اور بآرام و عافیت ہوں یہاں شام کے بعد مدرسہ صولتیہ میں بستر ے ڈالدئے وہاں بھیڑ زیادہ تھی اور جگہ بھی حرم سے قدرے دور تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مسجد حرام کے متصل محلہ شامیہ میں سید مکی مرزوقی معلم کے ایک مکان میں جگہ نکالدی۔ دن کو وہاں رہتا ہوں اور رات کو مسجد حرام میں، مدینہ منورہ میں آنجناب کے تمام خطوط موصول ہوتے رہے آخری خط جو کئی حضرات کے رقعوں پر مشتمل تھا امید ہے مل چکا ہوگا پھر بہت جلد خط لکھنے کا ارادہ تھا مگر یہاں قیام مکہ معظمہ میں شدت اژدھام و ہجوم کی وجہ سے خط بھیجنا مشکل ہوا۔ کل جناب سید نور بادشاہ صاحب کا خط مدرسہ صولتیہ کے پتہ پر مل گیا ہے۔ ان کی خدمت میں میرا اسلام عرض ہے مدینہ منورہ میں عین روانگی کے وقت برادرم مولانا شیر علی شاہ صاحب کا خط بھی مل چکا تھا ان کی خدمت میں بھی سلام مسنون اور مضمون واحد ہے ان شاء اللہ بعد از حج ان حضرات کو خطوط لکھ سکوں گا اس وقت وہ حضرات اسی پر اکتفا فرمادیں یہاں کے سرکاری اعلان کے مطابق بروز منگل یوم عرفہ ہے کل صبح ان شاء اللہ العزیز ہم منیٰ جائیں گے اور جس وقت یہ خط ملے گا ہم بفضل ایزد تعالیٰ مناسک حج سے فارغ ہو چکے ہونگے وللہ الحمد حمداً کثیراً اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔

شدت ہجوم واژدحام کی وجہ سے تل دھرنے کی جگہ نہیں ہر سال کے حجاج سے اگلے سالوں کا ریکارڈ ٹوٹ جاتا ہے مگر اس دفع یہاں اور مدینہ کے باشندوں کا کہنا ہے کہ گزشتہ سالوں سے مجموعی لحاظ سے اضعافاً مضاعفا کثرت ہے حرم شریف کے جدید وقدیم حصوں میں گھنٹوں پہلے بھی جگہ ملنی مشکل ہو جاتی ہے بعض حضرات کے اندازہ کے مطابق مطاف میں ہر لحظہ ۷۰۔۵ ہزار طائفین رہتے ہیں اس سال صرف ترکی سے ۵۰ ہزار حجاج آئے اور مصر کا بند تو اچانک ٹوٹ گیا اور اس کے علاوہ عربی وافریقی ممالک اور ایران کے اہل تشیع کی کثرت کی وجہ سے بے حد ہجوم ہے۔ حرم شریف کی توسیع زور شور سے جاری ہے نئی عمارت میں قدیم کی نسبت چار گنا گنجائش ہے مگر آج کل اس کی آخری چھت بھی بھری ہوتی ہے۔ شاہ فیصل نے چند دن قبل سارے اختیارات پر قبضہ کرلیا ہے اس نے تھوڑی دیر قبل بیت الحرام کو غسل دیا۔ کئی زعماء اور

وجوہ تکمیل کی توفیق دے اور حج مبرور و مقبول نصیب فرما کر آپ کے حق میں باقیات الصالحات بنادے یہاں سے سب حضرات قاری سعید الرحمٰن وغیرہ سلام کہتے ہیں رفقاء جامعہ اپنے جامعہ کے انتظام میں آئیں گے۔ ہم ان سے الگ ہیں یہاں لنڈیکوتل کے حاجی گل حسن صاحب اور حاجی جمٹ آفریدی کے صاحبزادہ حاجی گل شیر (۱) وغیرہ سلام مسنون کہتے ہیں بڑے مخلص انسان ہیں پہلا

جہاز تو حج کے بالکل متصل جاتا ہے اور دوسرے تیسرے جہاز میں خدا کرے جگہ مل جائے حسن خان صاحب سے ملاقات نہیں ہوئی۔ مولانا اسحٰق مصری باندہ نہیں آسکے ان کے ساتھی نے قرآن شریف پہنچادئے ہیں اور خیریت سے ہے۔ والسلام : سمیع الحق معرفت سید مکی مرزوقی محلہ شامیہ۔

(۱۳)

باسم سبحانہ وتعالیٰ

۲۴رذی الحجہ بروز بدھ ۸۳ء

سیدی وسندی حضرت قبلہ وکعبہ والد ماجد دامت برکاتہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے مزاج سامی بالخیر ہونگے پرسوں مدرسہ صولتیہ کے پتہ پر ۱۵ ذی الحجہ کا لکھا ہوا گرامی نامہ انتظار شدید میں ملا احوال خیریت سے اطمینان ہوا۔ یوم الترویہ سے ایک دن قبل عریضہ ارسال خدمت اقدس کیا گیا تھا وہ اس دوران مل چکا ہوگا۔ بحمد للہ عزوجل بخیر و عافیت تامہ مناسک فریضہ حج سے فارغ ہوا۔ یہ محض آپ کی شبانہ وروز دعوات مبرورہ ہی کا ادنیٰ کرشمہ ہے کہ خداوند قدوس نے ایک ذرہ حقیر کو اس سعادت عظمٰی سے نوازا۔

گرچہ خوردیم نسبتیے است بزرگ ذرہء آفتاب تابانیم.

جس ذات سراپا قدس ورحمت عزوجل نے بے سروسامانی میں اس شرف سے نوازا اسی سے قبولیت کی بھی دعائیں ہیں حج کے بعد فوراً عریضہ ارسال کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر سستی اور انتظار خط کی وجہ سے دیر ہوئی۔ اسی دوران جناب سید نور بادشاہ صاحب۔ اور ناظم صاحب و مولانا شیر علی شاہ صاحب کے خطوط بھی مدرسہ صولتیہ کے پتہ پر موصول ہوئے۔ ہم پہلے تو مدرسہ صولتیہ میں ایک دو دن ٹھہرے پھر بفضلہٖ تعالیٰ حرم شریف کے بالکل متصل اللہ تعالیٰ نے ایک مکان میں ٹھہرنے کی صورت نکالدی تو مدرسہ سے منتقل ہوئے۔ وہاں صرف ڈاک دیکھنے کے لئے دو چار دفعہ جانا ہوا اور حضرت شیخ الحدیث صاحب و دیگر حضرات کی زیارت بھی ہوتی رہی۔ آپ کا سلام بھی پہنچاتا رہا۔ اور ان سے آپ کی صحت و سلامتی کی دعائیں بھی کرائیں حضرت قاری طیب صاحب کے سفر پاکستان کے بارہ میں پہلے خط لکھ چکا تھا ان سے صبح نماز میں

(۱) حاجی گل شیر بعد میں ایم این اے اور سینٹ کے ممبر رہے گزشتہ سال انتقال کر گئے۔

آخری ملاقات ہوئی تھی وہ کل تشریف لے گئے ہیں اس دفعہ وہ جلسہ میں شمولیت سے معذور ہیں۔ دو چار دن پاکستان ٹھہر کر ہندوستان چلے جائیں گے۔ حضرت مولانا اسعد مدنی سے بھی ملاقات ہوئی تھی وہ بھی سلام لکھنے کی تاکید کرتے رہے۔ وہ بالکل آخر میں مکہ معظمہ پہنچے اور پھر فوراً حج کے بعد مدینہ منورہ چلے گئے اس لئے مفصل ملاقاتوں کا موقع نہ ملا۔ ڈاکٹر شیر بہادر صاحب وغیرہ آئے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ غالباً مدینہ طیبہ چلے گئے ہیں وہاں سے سیدھے جائیں گے۔ سفینہ حجاج میں سیٹ کے لئے ایک دو دفعہ حسن خان صاحب سے ملاقات ہوئی تھی مگر ابھی تک تسلی بخش صورت نہیں نکلی ایک تو حج کے بعد ہر شخص جانے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر حسن خان صاحب ہیں بھی سخت اور خشک قسم کے شخص بہر حال بظاہر تو دوسرے جہاز میں جگہ ملنی مشکل ہے جو ۱۸ مئی (ماہ حال) کو جا رہا ہے۔ تیسرا جہاز ۳ رجون کو جا رہا ہے اس کے لئے درخواست دی ہوئی ہے اور کوشش کر رہے ہیں شاید کل جدہ بھی اس سلسلہ میں جانا ہو آپ بھی دعا فرماتے رہیں بحرین کے راستہ سے مشکلات اور سختی کے باوجود بحرین میں کافی انتظار کرنے کا احتمال ہے۔ اس لئے بیت اللہ عزوجل کے جوار میں انتظار کے یہ دن بجائے بحرین میں گذارنے کے سہل ہیں ان شاء اللہ ۲۰۔ ۲۵ دن میں کوئی صورت جانے کی نکل آئے گی۔ بحمد اللہ میں ہمہ وجوہ خیریت سے ہوں کوئی خاص تکلیف بھی نہیں ہم جو کہ آخری دنوں مکہ معظمہ پہنچے اس وقت بے حد اژدہام تھا اب بھیڑ کم ہوگئی ہے اور حرم شریف میں بالکل سکون رہتا ہے۔ میری ہر مقام پر شبانہ روز یہی حقیر دعائیں ہیں خداوند تعالیٰ محض اپنے ان مقامات مقبولہ و ماثورہ کی عظمت و برکت سے تمام پریشانیاں دور فرمادے والدہ ماجدہ اور جدہ محترمہ کی صحت کے بارہ میں بھی تشویش رہتی ہے خدا کرے سب بخیر ہوں۔ بحمد للہ بہمہ وجوہ خیریت و عافیت ہے اور موسم بھی بہت اچھا ہے گرمی تا حال محسوس نہیں ہوتی۔ عرفات اور منیٰ کے ایام اچھے گذرے ہوائیں چل رہی تھیں اور گرمی تو کیا پسینہ بھی کسی کو شاید آیا ہو۔ یہاں کے لوگوں کا اندازہ ہے کہ امسال حجاج کی تعداد سابقہ ایام سے زیادہ تھی جناب سید نور بادشاہ، ناظم صاحب شیر علی شاہ صاحب کے خطوط سے دارالعلوم کے مفصل حالات معلوم کر کے بے حد خوشی ہوئی۔

والسلام: سمیع الحق

(معرفت معلم سید مکی مرزوقی محلہ شامیہ۔ مکہ مکرمہ)

XXX